COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

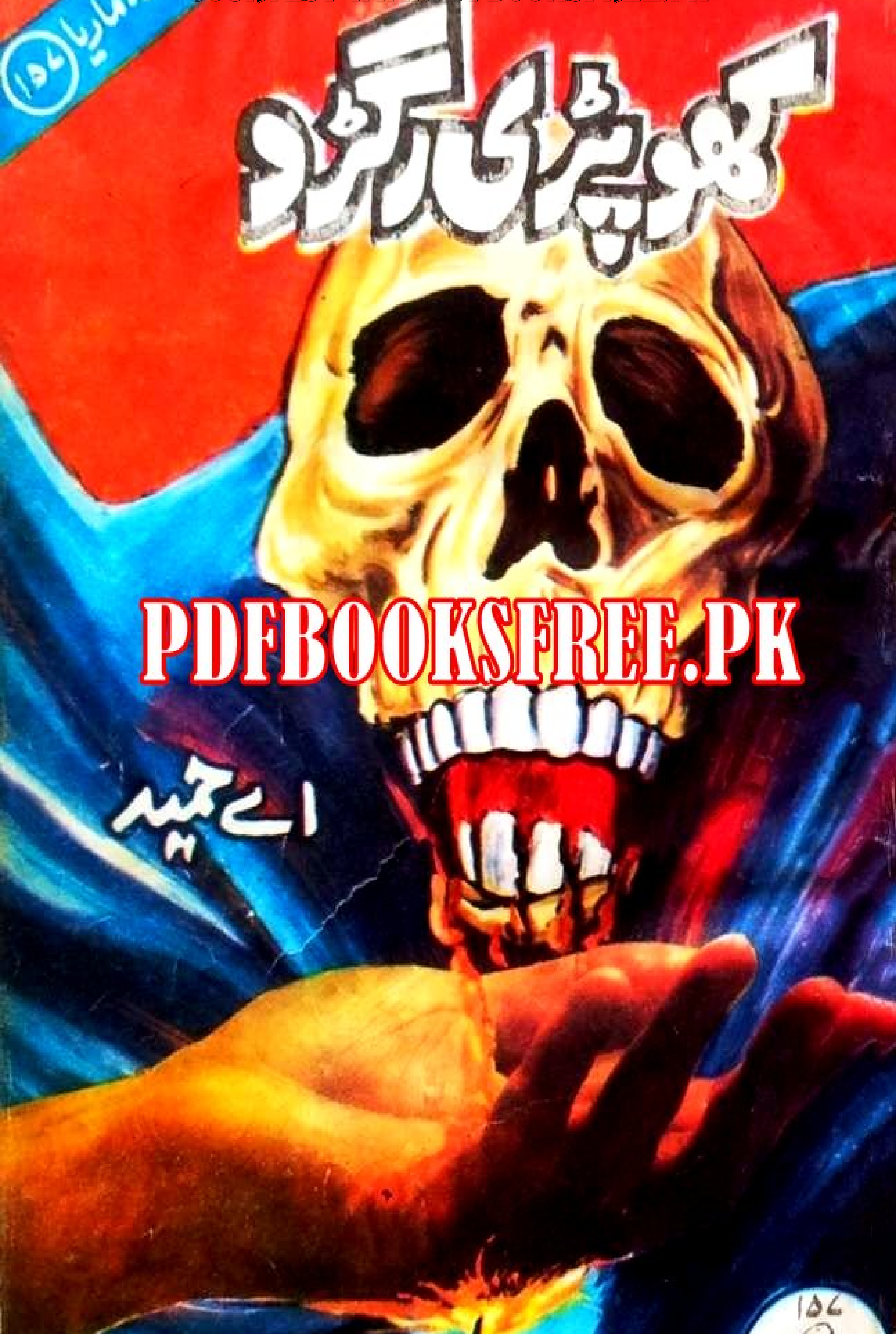

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

کھوپڑی رگڑو

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

محمد جواد اکرم شاہدرہ ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں۔

پیارے انکل اے حمید السلام علیکم! عنبر ناگ ماریا کے رسائل۔ "طلسمی کتاب۔ مردہ دیوتا اور کنکھجورا عورت" نظر سے گزرے کچھ زیادہ ہی مزیدار تھے۔ انکل! مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ عنبر ناگ ماریا کے سفر میں ایک نئے کردار تھیوسانگ کی بہن جولی سانگ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سفر مزید دلچسپ اور حیرت انگیز ہو جائے گا۔

پیارے انکل میری طرف سے عنبر ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کو اس نئے کردار جولی سانگ کی آمد کی مبارکباد ضرور دیجئے گا۔

جولی سانگ کی شمولیت کو آپ سب نے بہت پسند کیا ہے۔ یہ کردار آپ کے لیے مزید دلچسپ واقعات کا سبب ہو گا۔ آپ کے خطوط نے میرا بڑا حوصلہ بڑھایا ہے۔ میں آپ سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اچھی سے اچھی کہانی لکھنے میں آپ کی حوصلہ افزائی کی ہی ضرورت ہے۔

آپ کا انکل

اے حمید

۵۴۴ راین راہ چمن سمن آباد ——— لاہور

قیمت ۵۰/۷ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اول : ۱۹۸۷ء

ناشر : عدنان سلیم

عنبر پبلی کیشنز، ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔

مطبع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- ہنومان کا منتر
- تھیوسانگ قبر میں
- کیا ماریا قتل ہو گئی؟
- کھوپڑی رگڑو
- ماریا پر بجلی گری

ہنومان کا منتر

وزیر کو غیبی آواز ضرور سنائی دی تھی۔

وہ محل کے کمرے میں بالکل اکیلا تھا۔ پھر یہ عورت کی آواز اسے کہاں سے آئی تھی؟ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ماریا نے دوسری بار اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"وزیر! تمہیں حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں اس ملک کے بادشاہ کی والدہ کی روح ہوں۔ اور اس ملک کو تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی نیا وزیر ایک چالاک لالچی شخص ہے جس نے اپنی شعبدہ بازی دکھا کر بادشاہ کو اُلّو بنایا ہے اور نیا وزیراعظم بن بیٹھا ہے۔ وہ ملک کو تباہ کر دے گا۔"

وزیر نے کہا۔

"اے ہماری مادر ملکہ کی روح! میں خود یہ دیکھ کر پریشان ہوں۔"

ماریا کہنے لگی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اگر تم میری مدد کرو تو ہم بادشاہ اور اس ملک کو عیار پجاری وزیر کی سازشوں سے بچا سکتے ہیں۔"

وزیر نے کہا۔

"میں ہر طرح سے آپ کی مدد کرنے کو تیار ہوں۔ مگر بادشاہ پوری طرح اس مکار پجاری کے اثر میں ہے۔ پجاری نے آگ میں زندہ رہ کر اسے اُلّو بنا لیا ہے۔ حالانکہ یہ جادوگری ہے۔"

ماریا بولی۔

"میں اس کی جادوگری کا پول کھولنا چاہتی ہوں۔ میں ابھی سے پجاری کی جادوگری کا سراغ لگانا شروع کر رہی ہوں تم بھی خبردار رہنا اور مجھے جس قسم کی معلومات درکار ہوں وہ مجھے بتا دیا کرنا۔"

وزیر بولا۔

"میں ہر طرح سے حاضر ہوں مادر ملکہ کی روح! بتائیے مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

ماریا نے کہا۔

"ابھی میں تمہیں کوئی حکم نہیں دے سکتی بہر حال تم ہوشیار رہنا۔ میں جا رہی ہوں۔ جس وقت مجھے ضرورت محسوس ہوئی میں تمہارے پاس آجاؤں گی۔"

ماریا نے وزیر کو اپنے اعتماد میں لے لیا تھا۔ یہ بہت ضروری تھا۔ ماریا وہاں سے سیدھی کیٹی اور ناگ کے پاس گئی۔ ناگ سانپ ہی کی شکل میں تھا اور جیسا کہ آپ نے پچھلی کتاب میں پڑھا ہے ناگ پر طلسم ہو گیا تھا جس کے نتیجے میں وہ سانپ سے کوئی دوسری شکل اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ ناگ اور کیٹی سرائے کی کوٹھڑی میں ہی تھے۔ ماریا نے بتایا کہ وزیر کو اس نے اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ اور اگر محل میں کوئی ایسی ویسی بات ہوئی تو وزیر اسے آگاہ کر دے گا۔

ناگ بولا۔

"ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ اس پر اسرار پجاری کے ذریعے ہمیں تھیوسانگ کا سراغ مل سکتا ہے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"کیوں نہ میں پجاری کو ڈرا دھمکا کر اس سے تھیوسانگ کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں؟"

ناگ نے جواب میں کہا۔

"پجاری ایک تجربہ کار شعبدہ باز ہے۔ وہ کسی غیبی آواز سے گھبرا کر کچھ نہیں بتائے گا اور اب تو وہ اس ملک کا وزیر اعظم بن گیا ہے وہ تمہیں کیسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنے دل کا راز بتائے گا۔ وہ تو مر جائے گا۔ مگر دل کا راز ظاہر نہیں کرے گا۔"

ماریا خاموش ہو گئی۔ ناگ نے کہا۔

"کیٹی اس سلسلے میں یہ کام کر سکتی ہے کہ وہ کسی طرح پجاری کا اعتماد حاصل کرے اور پھر اس کی کنیز بن کر اس کے محل میں رہے۔ اس سے آگ میں نہ جلنے کا راز معلوم کرے۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"میں اس مکار شخص کا اعتماد کیسے حاصل کر سکتی ہوں؟"

ناگ نے کہا۔

"اس کے لیے ہمیں باقاعدہ ایک ڈراما کرنا ہو گا۔ ایک منصوبہ بنا کر اس پر عمل کرنا ہو گا۔"

"کیا تمہارے ذہن میں کوئی منصوبہ ہے؟" ماریا نے سوال کیا۔

ناگ بولا۔

"ایک منصوبہ ہے۔"

اور پھر ناگ نے کیٹی اور ماریا کو وہ منصوبہ بیان کر دیا۔ ماریا اور کیٹی کو ناگ کا منصوبہ پسند آیا۔ ناگ نے ماریا سے

کہا "تم سرائے میں ہی ٹھہرو میں کیٹی کو لے کر جاتا ہوں۔" ماریا سرائے کے مندر ہی میں موجود رہی۔ ناگ کیٹی کو لے کر مندر کی طرف چل پڑا۔ اس کو ماریا نے بتایا تھا کہ پجاری صرف شام کو ایک بار مندر جاتا ہے اور وہاں تھوڑی دیر پوجا کرنے کے بعد واپس اپنے محل میں آ جاتا ہے۔ کیٹی کو ناگ نے سب کچھ سمجھا دیا تھا۔ چنانچہ کیٹی مندر میں اس جگہ ستون کے پاس عام پجاری عورتوں کی طرح بیٹھ گئی جیسے وہ بھی بیل دیوتا کی پوجا کرنے آئی ہوئی ہو۔ اسے معلوم تھا کہ پجاری وزیر اسی جگہ کرسی پر آ کر بیٹھا کرتا ہے۔ اس کے لیے کرسی رکھ دی گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وزیر پجاری مندر میں داخل ہوا۔ کیٹی نے ناگ کو بھی دیکھ لیا تھا جو ایک سانپ کی شکل میں ایک طرف چھپا ہوا تھا۔ وزیر پجاری کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ وہ بڑا خوش تھا۔ وزیر بن گیا ہوا تھا۔ زرق برق لباس پہن رکھا تھا۔ نیا پجاری اس کی بڑی آؤ بھگت کر رہا تھا۔ جونہی وزیر پجاری کرسی پر آ کر بیٹھا ستون کے پیچھے سے اچانک ناگ سانپ کی شکل میں اچھل کر نکلا۔ اور چھلانگ لگا کر پجاری کی گردن میں لٹک گیا اور اپنا پھن اٹھا کر اس کی آنکھوں میں گھورنے لگا۔ وزیر پجاری کی تو جان ہوا ہو گئی۔ لوگ سانپ کو پکڑنے کے لیے دوڑے مگر وزیر پجاری نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں منع کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیا۔ کیونکہ اگر کوئی سانپ کو ہاتھ لگاتا تو یقینی بات تھی کہ ناگ وزیر پجاری کو ڈس دیتا۔ کیٹی اسی انتظار میں بیٹھی تھی۔ جونہی سانپ نے پھن اٹھا کر وزیر پجاری کی آنکھوں کے سامنے لہرانا شروع کیا کیٹی لپک کر پجاری کے پاس آئی اور بولی۔

"مہاراج! اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلیں۔ میں اس سانپ کو پکڑنا جانتی ہوں۔ مجھے اس کا منتر آتا ہے۔"

اور کیٹی نے یونہی جھوٹ موٹ ایک اوٹ پٹانگ منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر ہاتھ ناگ سانپ کی طرف بڑھایا۔ ناگ کو تو سب معلوم تھا۔ بلکہ یہ اسی کی سکیم تھی۔ وہ اپنی جگہ پر اسی طرح اپنا پھن لہراتا رہا۔ کیٹی نے ہاتھ آگے بڑھا کر سب کے سامنے سانپ کو پکڑ کر وزیر پجاری کی گردن سے اتار دیا۔ وزیر پجاری نے سکھ کا سانس لیا۔ لوگ خوش ہو کر نعرے لگانے لگے۔

وزیر پجاری نے کیٹی سے کہا۔

"اس سانپ کو کچل کر رکھ دو۔"

کیٹی بولی۔

"مہاراج! یہ سانپ پرلوک سے آیا ہے اسے کوئی مار ہی نہیں سکتا۔"

وزیر پجاری نے پوچھا۔

"تو پھر تم کیا چاہتی ہو؟"

کیٹی نے کہا کہ سانپ کو یہاں سے جانے کی اجازت دی جائے۔ کوئی شخص سانپ کو کچھ نہ کہے۔ وزیر پجاری نے حکم دے دیا کہ سانپ کو کوئی شخص مارنے کی کوشش نہ کرے۔ کیٹی نے سانپ کو فرش پر چھوڑ دیا۔ سانپ جو ناگ تھا تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔ اب وزیر پجاری کیٹی کی طرف متوجہ ہوا۔

"تم نے ہماری جان بچا کر ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"مہاراج! یہ احسان نہیں ہے۔ یہ تو میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ آپ کی جان ہم رعایا کے لیے بہت ضروری ہے۔"

پجاری بولا۔

"تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو؟"

اب کیٹی نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کہا۔

"میں ایک غریب اور یتیم لڑکی ہوں۔ مہاراج گاؤں میں میرا کوئی نہیں رہا۔ اور شہر میں نوکری کی تلاش میں آئی ہوں۔"

وزیر پجاری نے اسی وقت حکم دیا۔

"اس لڑکی کو ہمارے محل میں کام دلا دیا جائے اور خبردار اسے کوئی تکلیف نہ ہو اس بات کا خاص خیال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رکھا جائے۔"

محل کے درباری بڑے خوش ہوئے۔ کیٹی کو اسی وقت وزیر پجاری کے محل میں پہنچا دیا گیا۔ ناگ سانپ کی شکل میں مندر سے نکل کر سیدھا سرائے میں پہنچا۔ وہ چونکہ سانپ کے سوا اور کوئی شکل اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے کوئی خطرہ مول لیے بغیر وہ سرائے میں ہی رہنا چاہتا تھا۔ وہ سرائے کی کوٹھڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔ ماریا کی خوشبو زیادہ تیز نہیں تھی۔ پھر خوشبو تیز ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ ماریا باہر باغ میں گئی ہوئی تھی۔ ناگ نے ماریا سے کہا۔

"میری اسکیم کامیاب ہو گئی ہے۔ کیٹی کو وزیر پجاری کے محل میں نوکری مل گئی ہے۔ اب وہاں رہ کر وزیر پجاری کے آگ میں زندہ رہنے کے راز کو معلوم کر سکے گی۔"

کیٹی نے وزیر پجاری کے محل میں رہنا شروع کر دیا۔ وزیر پجاری نے کیٹی کو اپنی خاص ملازمہ بنا لیا تھا اور وہ اس کا بڑا خیال رکھتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کیٹی نے سانپ سے اس کی جان بچائی تھی۔ ماریا دن میں دو بار محل میں آ کر کیٹی کا حال وغیرہ پوچھ جاتی تھی۔ ناگ سانپ کی شکل میں سرائے کے اندر ہی رہتا تھا۔ جبکہ عنبر بیل کی شکل میں بت بنا مندر

کے چبوترے پر نصب تھا اور تھیوسانگ اور جولی سانگ اسی مندر کے تہہ خانے میں بے ہوش پڑے تھے۔ ان کو اس وقت تک ہوش نہیں آ سکتا تھا جب تک کہ وزیر پجاری ان پر دوسری بار طلسمی پانی نہیں چھڑکتا۔ جولی سانگ کے سر کے بال اتر جانے سے اس کی طاقت وقتی طور پر ختم ہو گئی تھی۔

کیٹی نے اپنے آپ کو خدمت کر کے وزیر پجاری کے بہت قریب کر لیا تھا۔ ایک روز اس نے پجاری سے کہا۔

"مہاراج! آپ بہت بڑی طاقت کے مالک ہیں۔ دیوتاؤں نے آپ کو آگ میں زندہ رہنے کی طاقت دے رکھی ہے۔ کیا یہ طاقت مجھے نہیں مل سکتی؟ میں بھی چاہتی ہوں کہ آگ میں اترنے کا تجربہ کروں۔"

اس پر وزیر پجاری نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"کیٹی! تو یہ تجربہ نہیں کر سکتی۔ آگ تجھے جلا کر بھسم کر دے گی۔" اور میرے پاس جو طاقت ہے۔ وہ میں کسی دوسرے کو نہیں دے سکتا۔ یہ دیوتاؤں کی میرے پاس امانت ہے۔"

کیٹی خاموش ہو گئی۔ اس نے سوچا کہ کسی دوسرے موقع پر بات کرے گی۔ اسی شام کو ملک یونان سے وزیر پجاری کا گورو اس سے ملنے آ گیا۔ وزیر پجاری نے اپنے گورو کی بڑی آؤ بھگت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی۔ اسے عالی شان مسند پر لے جا کر بٹھایا اور ہاتھ باندھ کر گورو کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ کیٹی شربت کا طشت لے کر آئی اس نے گورو کو شربت پیش کیا تو گورو نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟"

وزیر پجاری نے کہا۔

"اس کا نام کیٹی ہے۔ اس نے سانپ سے میری جان بچائی تھی۔"

گورو کیٹی کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور بولا۔

"اچھی لڑکی ہے۔"

وزیر پجاری کہنے لگا۔

"مہاراج! آپ کا آنا میرے لیے مبارک ہے اب میں اس ملک کا وزیر ہو گیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ یونان میں آپ کے لیے ایک شاندار محل بنواؤں جہاں آپ آرام سے رہیں۔"

گورو نے اپنی لمبی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں محل کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جھونپڑی کو ہی محل سمجھتے ہیں۔ تم خوش رہو۔ بس یہی کافی ہے مگر ایک بات یاد رکھنا۔ کسی پر ظلم مت کرنا۔"

وزیر پجاری بولا۔

"مہاراج! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔"

گورو نے جنگلوں میں کئی برس رہ کر عبادت کی تھی اور اس کی وجہ سے اس میں ایک خاص طاقت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ وزیر پجاری سے باتیں کرنے لگا۔ کیٹی وہاں سے چلی گئی۔ اب ایسا اتفاق ہوا کہ عین اس وقت ماریا محل میں داخل ہوئی۔ گورو کو فوراً احساس ہو گیا کہ کوئی غیبی انسان اندر داخل ہوا ہے۔ گورو نے دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں اسے ماریا صاف نظر آ گئی۔ وہ اس نیلی آنکھوں اور سنہری بالوں والی خوب صورت غیبی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔ مگر اس نے اپنی حیرانی کسی پر ظاہر نہ ہونے دی۔ اسی طرح وزیر پجاری کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا۔ گورو نے ماریا پر بھی ظاہر نہ کیا کہ اس نے اسے دیکھ لیا ہے۔ ماریا کو تو کبھی وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ یہ جو لمبی ڈاڑھی والا گورو وزیر پجاری کے پاس بیٹھا ہے اس نے اسے دیکھ لیا ہے۔

ماریا نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ جب کیٹی اسے نظر نہ آئی تو وہ دوسرے کمرے کی طرف چل گئی۔ گورو نے ماریا کو ہوا میں تیرتے ہوئے دوسرے کمرے میں جاتے دیکھ لیا تھا۔ وہ جلدی سے اُٹھا اور وزیر پجاری سے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم اسی جگہ بیٹھے رہو۔ میں ابھی آتا ہوں۔"

اور گورو دوسرے کمرے میں آگیا۔ ماریا نے گورو کو اسی کمرے میں آتے دیکھا تو کچھ حیران سی ہوئی مگر گورو نے یہ ظاہر کیا جیسے وہ کمرے میں کوئی شے تلاش کر رہا ہے۔ ماریا باہر چلی گئی تھوڑے سے وقفے کے بعد گورو بھی باہر چلا گیا۔ اب اس نے دیکھا کہ ایک ستون کے پیچھے کیٹی نوکرانی کھڑی ہے اور ماریا سے باتیں کر رہی ہے۔

گورو ایک طرف چھپ کر ان دونوں کی باتیں سننے لگا۔ ماریا کہہ رہی تھی۔

"یہ ڈاڑھی والا سادھو کون ہے کیٹی؟"

کیٹی نے کہا۔

"وہ تو پجاری کا کوئی گورو ہے ملک یونان سے آیا ہے۔"

ماریا بولی۔

"تم نے کچھ سراغ لگایا پجاری کی خفیہ طاقت؟"

کیٹی نے جواب دیا۔

"ابھی تک میں اس سے یہ راز معلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ وہ بڑا ہوشیار ہے۔ بات کو ٹال جاتا ہے۔ مگر میں دو ایک روز تک ضرور یہ راز اس سے معلوم کر لوں گی۔"

ماریا نے کہا۔

"تمہیں جلدی کرنی چاہیئے۔ آخر ہم یہاں کب تک پڑیں رہیں گے۔ ناگ سانپ کی شکل میں ہے۔ ہمیں اس کی بھی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ کوئی دوسری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔"

کیٹی بولی۔

"مجھے اس بات کا احساس ہے۔ میں بھی پوری کوشش کر رہی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں چار چھ روز تو یہاں رہنا ہی پڑے گا۔ اس دوران میں پجاری کے آگ میں زندہ رہنے کا راز ضرور معلوم کر لوں گی۔"

ماریا کہنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا کر اپنا کام کرو۔ میں سرائے میں جا رہی ہوں۔ ناگ سانپ وہاں اکیلا ہے۔ مجھے اس کی فکر لگی رہتی ہے کہ کوئی اسے نقصان نہ پہنچا دے۔"

اور گورو نے دیکھا کہ ستون کے پیچھے سے ماریا نکل کر محل کی دیوار کی طرف بڑھی۔ وہ گورو کے قریب سے گزری تو گورو نے جھک کر پھولوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ اور یہ ظاہر کیا کہ اسے ماریا کی موجودگی کا ذرا بھی احساس نہیں ہے۔ ماریا تو بالکل مطمئن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی کہ اسے کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ گور
نے اسے دیکھ لیا ہے۔ ماریا دیوار کے پاس جا کر فضا میں اُچھلی
اور پھر اُڑتے ہوئے دیوار کے پار چلی گئی۔ گورو اسے ہوا میں
اُڑتے ہوئے اور دوسری طرف درختوں کے پیچھے جاتے صاف
دیکھ رہا تھا۔

اب گورو سمجھ گیا کہ یہ کیٹی اس غیبی عورت کے ساتھ مل
اس کے چیلے وزیر پجاری کے آگ میں زندہ رہنے کے راز کو معلو
کرنا چاہتی ہے اور اسی غرض سے وہ یہاں آئی ہے اور جس سانپ
سے اس نے پجاری کی جان بچائی تھی وہ اِن کا کوئی پالتو سانپ ہے
جو اپنی شکل بھی بدل لیتا ہے۔ گورو کو سب سے زیادہ تعجب ما
پر تھا جو غیبی حالت میں تھی۔ وہ واپس اپنے چیلے وزیر پجاری
کے پاس آگیا اور اس نے پجاری کو کیٹی کے بارے میں ساری
بات کھول کر بیان کر دی۔ اسے یہ بھی بتا دیا کہ ایک غیبی
عورت بھی کیٹی کے ساتھ ہے جس کو صرف میں ہی دیکھ سکتا
ہوں اور میں نے اس کو کیٹی سے تمہارے بارے میں باتیں
کرتے دیکھا اور سنا ہے۔

وزیر پجاری کو سخت غصہ آگیا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ کیٹی نے سانپ سے میری
جان بچانے کا محض ڈھونگ رچایا تھا؛ وہ میری

طاقت کا راز معلوم کرنے یہاں آئی ہے؟ گورو جی!
مجھے اجازت دیجئے کہ میں کیٹی کو آگ میں پھینک
دوں۔"

گورو نے کہا۔

"ایسی حماقت نہیں کرنی ہوگی۔ کچھ معلوم نہیں کہ اس
عورت کیٹی کے اندر کون سی خفیہ طاقت ہے اور پھر
ایک غیبی عورت اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ کوئی
پتہ نہیں کہ یہ غیبی عورت کتنی طاقت رکھتی ہے۔ ہو
سکتا ہے یہ تمہیں بھی زندہ نہ چھوڑے۔"

وزیر پجاری نے پوچھا۔

"تو مہاراج مجھے کیا کرنا چاہیئے؟"

گورو نے کہا۔

"اس لڑکی کیٹی کو اپنے محل سے نکال دو۔ اس کے
بعد وہ غیبی عورت بھی یہاں نہیں آئے گی۔"

وزیر پجاری نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"ایسا ہی کروں گا گورو جی۔ لیکن کیا اس کے بعد
یہ غیبی عورت میرا پیچھا چھوڑ دے گی؟ کیا آپ کے
پاس کوئی ایسا منتر نہیں ہے کہ جس کی مدد سے ہم اس
غیبی عورت کو اپنے قابو میں کر سکیں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گورو سوچ میں پڑ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بولا۔

"میں اس پر غور کروں گا۔ ابھی تک مجھے ایسا کوئی منتر معلوم نہیں ہے۔ لیکن تم ابھی اس نوکرانی کیٹی کو نوکری سے جواب نہ دو۔ مجھے آج رات گیان دھیان کرنے دو۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم ان لوگوں سے کیسے بچ سکتے ہو۔ کیونکہ یہ لوگ تمہارے لیے خطرہ پیدا کر سکتے ہیں۔ مجھے یہ بتاؤ کہ مندر کے تہہ خانے میں لڑکی اور آدمی بے ہوش پڑے ہیں ناں؟"

وزیر پجاری نے کہا۔

"جی ہاں گورو دیو! میں انہیں دوسری تیسری رات کو جا کر دیکھ آتا ہوں۔ وہ اس وقت تک بے ہوش رہیں گے جب تک میں انہیں منتر پڑھ کر پھونک کر ہوش میں نہیں لاتا۔"

گورو دیو بولا۔

"ٹھیک ہے۔ مگر اب تم وہاں تہہ خانے میں بھی مت جانا۔ ہو سکتا ہے غیبی عورت تمہارے ساتھ وہاں چلی جائے۔ مجھے لگتا ہے کہ غیبی عورت ان لوگوں کی ساتھی ہے۔"

وزیر پجاری کیٹی کی طرف سے ہوشیار ہو گیا۔ مگر اوپر سے ں نے کیٹی کے ساتھ اپنا سلوک ویسا ہی رکھا۔ اس رات رو دیو نے گیان دھیان کیا۔ وہ رات گئے تک منتر پڑھتا ا۔ پھر اس کے سامنے ہنومان ظاہر ہو گیا۔ گورو نے ہنومان ہاتھ جوڑ کر پوچھا۔

"مہاراج! میرے چیلے پجاری کی زندگی خطرے میں ہے۔ اس کی طاقت کا راز معلوم کرنے اس کے پیچھے ایک غیبی عورت لگی ہوئی ہے۔ کیا ہم کسی طریقے سے اسے اپنے قابو میں کر سکتے ہیں؟"

ہنومان نے کہا۔

"اس عورت کا نام ماریا ہے۔ وہ صدیوں سے غائب چلی آ رہی ہے۔ میں تمہیں اس کو اپنے بس میں کرنے کا راز ہی بتا سکتا ہوں۔ اس کے سوا مجھے کچھ بتانے کی اجازت نہیں ہے۔ سنو! میں تمہیں ایک منتر بتاتا ہوں یہ ہنومان کا منتر ہے۔ میرا خاص منتر ہے۔ اس کو پڑھ کر اگر تم عورت پر پھونک مارو گے تو وہ بے ہوش ہو جائے گی اور اس کا جسم بھی ظاہر ہو جائے گا۔ اسے اس وقت ہوش نہیں آئے گا۔ جب تک تم اس پر دوسری بار وہی میرا منتر پڑھ کر نہیں پھونکو گے۔ بس اس سے زیادہ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہارے لیے اور کچھ نہیں کر سکتا۔"

گورو نے ہنومان سے منتر سن کر یاد کر لیا۔ ہنومان
ہو گیا۔ دن نکلا تو گورو نے وزیر پجاری کو بتایا کہ رات
مہاراج نے اسے غیبی عورت ماریا کو اپنے قابو میں کرنے کا
بتا دیا ہے۔ وزیر پجاری بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ اسے غیبی عو
ہی سے خطرہ تھا کہ وہ غائب رہ کر اسے نقصان پہنچا سکتی
گورو نے کہا۔

"اب تم مطمئن رہو۔ میں غیبی عورت کو اپنے قبضہ
میں کر لوں گا۔ تم ایسا کرو کہ نوکرانی کیٹی کو اپنے
سامنے ہی رکھنا تاکہ جب غیبی عورت ماریا اس کے
پاس آئے تو میں اپنا عمل کر سکوں۔"

پجاری نے ایسا ہی کیا۔ اس نے کیٹی کو اپنے خاص کمرے
کی صفائی پر لگا دیا اور خود دوسرے کمرے میں چلا گیا۔
اسی کمرے میں بیٹھا رہا۔ کچھ دیر کے بعد روز کا چکر لگانے
وہاں آ گئی۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ محل میں اس کے خلا
ایک خطرناک سازش تیار ہو چکی ہے۔ وہ کیٹی کے پا
آ گئی۔ گورو نے ماریا کو دیکھ لیا تھا۔ گورو خاموشی سے
سے باہر چلا گیا۔ ماریا کیٹی سے باتیں کرنے لگی۔ کچھ دیر با
کرنے کے بعد جب وہ کمرے سے باہر نکلی تو راہ داری

گورو ایک طرف چھپا ہوا تھا۔

جونہی ماریا اس کے قریب سے گزری گورو نے ہنومان
منتر پڑھ کر اس پر زور سے پھونک ماری۔ ماریا کا جسم سُن
ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی اور اس کا جسم ظاہر ہو
گیا۔ گورو نے ماریا کو اٹھا کر کندھے پر رکھا اور ایک الگ خالی
کمرے میں لے جا کر پلنگ پر ڈال دیا۔ پھر وہ وزیر پجاری کو
وہاں لے آیا۔ پجاری نے پلنگ پر ایک خوب صورت لڑکی کو
بے ہوش پڑے دیکھا تو حیران ہو کر بولا۔

"گورو جی! کیا یہی وہ غیبی عورت ہے؟"

"ہاں"، گورو نے کہا۔

"یہی وہ غیبی عورت ہے جس کا نام ماریا ہے اور جو
تمہیں بہت نقصان پہنچا سکتی تھی۔ اب اِس کو اُٹھا
کر مندر کے تہہ خانے میں لے جا کر بند کر دے۔
تیرا سب سے بڑا دشمن تیرے راستے سے ہٹا دیا
گیا ہے۔ اب میں اس پر جب تک ہنومان کا
منتر ایک بار پھر نہیں پڑھوں گا نہ اس کو ہوش
آئے گا اور نہ یہ غائب ہو گی۔"

کیٹی دوسرے کمرے میں صفائی وغیرہ میں لگی تھی۔ اس
کو احساس تک نہیں تھا کہ ساتھ والے کمرے میں ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بے ہوش ہو چکی ہے۔ شام کو وزیر پجاری نے ماریا کو ایک صندوق میں بند کر کے مندر کے تہہ خانے میں پہنچا کر تھیوسانگ اور جلی سانگ کی ساتھ والی کوٹھڑی میں بند کر کے تالا لگا دیا۔ اب کیٹی اکیلی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی۔ گورو نے وزیر پجاری سے کہا۔

"ان کا ایک ساتھی سانپ بھی ہے۔ وہ سرائے کی کوٹھڑی میں رہتا ہے۔ ہمیں اس کو بھی ہلاک کرنا ہو گا۔ کیونکہ وہ تمہیں ڈس کر ہلاک کر سکتا ہے۔"

وزیر پجاری بولا۔

"مہاراج! کسی طرح سانپ کو بھی میرے راستے سے ہٹائیے۔"

گورو مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

"یہ کون سی مشکل بات ہے۔ تم خود سرائے میں جاؤ۔ وہاں سانپ کو پتھر مار کر مار ڈالو۔ سانپ کو مارنا مشکل کام نہیں ہے۔ تم بھیس بدل کر جانا۔"

وزیر پجاری نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"مہاراج! مجھے اکیلے جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ آپ بھی میرے ساتھ چلیئے۔ میں آپ کی موجودگی میں سانپ سے بالکل نہیں ڈروں گا۔"

گورو ماضی ہو گیا۔ دوسری طرف جب شام ہو گئی اور ماریا واپس نہ آئی تو ناگ کو فکر لگی۔ وہ چونکہ سانپ کی شکل میں تھا۔ اس لیے زیادہ اِدھر اُدھر گھوم پھر نہیں سکتا تھا۔ لوگ پتھر سے اسے مار سکتے تھے۔ جب اندھیرا ہو گیا اور ماریا نہ آئی تو ناگ نے سب سے پہلا کام یہ کیا فضا میں زور سے سانس کھینچ کر اس کی خوشبو کو محسوس کرنے کی کوشش کی۔ یہ دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا کہ فضا میں ماریا کی خوشبو موجود نہیں تھی۔ ناگ کوٹھڑی سے باہر آ گیا۔ اندھیرا ہو جانے کی وجہ سے وہ رینگتا ہوا دوسری طرف نکل گیا۔ ماریا کی خوشبو فضا میں بالکل نہیں تھی۔ صرف کیٹی کی ہلکی ہلکی خوشبو موجود تھی۔ ناگ کسی طرح کیٹی کے پاس جا کر معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ماریا اس سے جدا ہو کر کہاں گئی تھی۔ مگر محل تک کا راستہ بڑا لمبا تھا اور راستے میں ناگ پر لوگ حملہ کر کے اسے مارنے کی کوشش کر سکتے تھے۔ ظاہر ہے سانپ کو جو کوئی بھی دیکھتا ہے مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ ناگ سرائے کی دیوار کے ساتھ لگا دوسری طرف سرک رہا تھا۔ لوگ آ جا رہے تھے۔ سڑک پر اترنا خطرناک تھا۔ ناگ نے سوچا کہ کسی دوسرے سانپ سے مدد لینی چاہیئے۔ مگر دوسرا سانپ بھی اس کی یہی مدد کر سکتا تھا کہ وہ محل میں جانے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مار دیا کے بارے میں معلوم کرے۔ مگر دوسرے سانپ کو مارا کا کیا پتہ چل سکتا تھا۔ آخر ناگ نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ خود ہی کسی نہ کسی طرح کیٹی کے پاس جانے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ وہ سرائے کی دیوار سے اُتر کر محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ سڑک کے کنارے اندھیرے میں چل رہا تھا۔

تھیوسانگ قبریں

ناگ اندھیرے میں رینگتا چلا جا رہا تھا۔

پرانے زمانے کا شہر تھا۔ زیادہ آبادی نہیں تھی۔ رات ہو جانے کی وجہ سے ویسے بھی لوگ جلدی اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔ سڑک کنارے گھاس اُگی ہوئی تھی۔ ناگ گھاس میں سے رینگتا جا رہا تھا۔ آگے ایک باغ آ گیا۔ ناگ باغ میں سے بھی گزر گیا۔ پھر اسے دُور سے شاہی محل کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ کیٹی کی خوشبو ناگ کی راہ نمائی کر رہی تھی۔ وہ شاہی محل کی پچھلی دیوار سے محل کے اندر چلا گیا۔ اِسے ایک طرف سے کیٹی کی خوشبو آ رہی تھی۔ ناگ اسی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ ایک برآمدے میں سے گزر رہا تھا کہ ایک نوکرانی نے شور مچا دیا۔ "سانپ سانپ!" ناگ تیزی سے دیوار پر چڑھ گیا اور پھر چھت پر آ گیا۔ محل کے ملازم تلواریں لے کر سانپ کو مارنے کے لیے دوڑے۔ مگر ناگ ان کی پہنچ سے باہر ہو چکا تھا۔ یہ خبر

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گورو اور وزیر پجاری تک بھی پہنچ گئی کہ محل میں کوئی سانپ داخل ہو گیا ہے۔ گورو نے پجاری سے کہا۔

"یہ ضرور وہی سانپ ہے جس سے کیٹی نے تمہاری جان بچائی تھی۔ اور جس کی ہمیں تلاش تھی۔"

پجاری بولا۔

"مہاراج یہ میرا دشمن ہے۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا۔"

گورو نے کچھ سوچ کر کہا۔

"میرے چیلے! یہ سانپ کوئی معمولی سانپ نہیں لگتا۔ یہ اپنی شکل بھی بدل سکتا ہے۔ کسی طلسم کی وجہ سے یہ اس وقت اپنی شکل نہیں بدل سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح اسے قید کر لیا جائے۔ یہ میرے بہت کام آسکتا ہے۔"

پجاری نے کہا۔

"مہاراج! اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو پھر اسے جلدی کسی بوتل میں بند کر دیجئے تاکہ وہ دوبارا بوتل سے باہر نہ نکل سکے۔"

گورو بولا۔

"میں اس کا ایسا انتظام کروں گا کہ وہ تمہارے محل کی طرف کبھی نہیں آئے گا۔ یہ سانپ جس کا نام ناگ ہے محل میں کیٹی سے ملنے آیا ہے۔ کیونکہ ماریا اس کے پاس نہیں پہنچی اور وہ اس کا پوچھنے آیا ہے۔"

پجاری کہنے لگا۔

"تو ہمیں کیٹی کے پاس چلنا چاہیئے۔ جب سانپ وہاں آئے تو اسے اپنے قابو میں کر لیں گے۔"

گورو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو تم میرے چیلے مگر کچھ نادان بھی ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ کیٹی کو یہ پتہ چلے کہ ہم نے ناگ کو قید کر لیا ہے۔"

پجاری بولا۔

"تو پھر ہم اسے کیسے پکڑیں گے۔"

گورو نے کہا۔

"تم اپنے کمرے میں جا کر بیٹھو۔ جس طرح میں نے ماریا کو پکڑا ہے اس طرح اس ناگ کو بھی پکڑ لوں گا۔"

گورو دیو نے ایک سفید رنگ کی بوتل نکالی۔ اس بہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کچھ منتر پڑھ کر پھونکا۔ پھر بوتل کو کمرے سے باہر نکل کر برآمدے میں کیٹی کے کمرے کے باہر لڑھکا دیا۔ منتر کی وجہ سے بوتل کے اندر ایک زبردست کشش پیدا ہو گئی تھی۔ گورو ایک جانب چھپ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر گزری ہو گی کہ ناگ رینگتا ہوا برآمدے میں آگیا۔ یہاں اسے کیٹی کی تیز خوشبو آرہی تھی۔ کیونکہ سامنے والا کمرہ کیٹی کا تھا۔ ناگ جونہی برآمدے میں آگے بڑھا بوتل کے منتر نے اس کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا۔ پہلے تو ناگ کی سمجھ میں نہ آیا۔ وہ یہ سمجھا کہ شاید اس کا وہم ہے مگر جب وہ بوتل کی طرف کھنچتا چلا گیا تو اس نے بلند آواز میں کیٹی کو آواز دی یہ سانپ کی زبان میں اس نے آواز دی تھی۔ مگر اس کی آواز بہت کمزور ہو چکی تھی۔

دوسری طرف بوتل کی کشش اتنی تیز تھی کہ ناگ خود بخود بوتل کے اندر چلا گیا۔ بوتل کے اندر جاتے ہی اس پر غنودگی چھانے لگی۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا ہوتا گیا۔ پھر وہ بے حس ہو گیا اور اسے کچھ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔ ناگ بھی بے ہوش ہو گیا تھا۔ گورو فوراً ستون کے پیچھے سے نکل کر آیا۔ بوتل کو اٹھا کر اس کے منہ پر بڑا پکا ڈھکنا جما دیا۔ بوتل کو

ایک کالے تھیلے میں ڈالا اور اپنے چیلے وزیر پجاری کے پاس لے جا کر کہا۔

"یہ لو تمہارا دشمن سانپ بھی تمہارے قبضے میں کر دیا گیا ہے۔"

پجاری نے سانپ کو بوتل میں بے ہوش پڑے دیکھا تو اس نے اپنے گورو کے پاؤں پکڑ لیے۔

"مہاراج! آپ نے میری زندگی بچا لی۔ مجھے میرے دشمنوں سے محفوظ کر دیا ہے۔"

گورو بولا۔

"اس سانپ کو میں اپنے ساتھ یونان لے جاؤں گا یہ میرے بڑے کام کی چیز ہے۔"

پجاری نے گڑگڑا کر کہا۔

"مہاراج کہیں یہ آپ سے نکل کر پھر میرے پاس نہ آجائے۔ مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔"

گورو مہاراج نے اپنے چیلے کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"تم ناحق پریشان ہوتے ہو۔ یہ ناگ اب ساری زندگی میرے پاس یونان میں قید رہے گا۔ یہ اب کبھی تمہارے شہر میں نہیں آئے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پجاری بڑا خوش ہوا۔ گورو نے بوتل تھیلے میں بند کر کے اپنے صندوق میں رکھ کر تالا لگا دیا۔ اور کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ صبح منہ اندھیرے یہاں سے چلا جاؤں اب تم دشمنوں سے محفوظ ہو گئے ہو۔ صرف کیٹی تمہارے پاس ہے اور وہ اکیلی کچھ نہیں کر سکے گی۔ ویسے بھی وہ عورت ذات ہے۔ اس کو تم بے شک کسی بہانے ملازمت سے جواب دے دینا۔"

چنانچہ گورو نے واپس جانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ وزیر پجاری نے اسی وقت ان کے لیے گھوڑوں اور رتھ کا انتظام کر دیا اور گورو رات کے پچھلے پہر رتھ پر بیٹھ کر ملک یونان کی طرف روانہ ہو گیا۔ ناگ سانپ کی شکل میں ایک بوتل میں بند اس کے صندوق میں پڑا اس کے ساتھ تھا۔

جس وقت ناگ کیٹی کے کمرے کی طرف جا رہا تھا تو اسے ناگ کی خوشبو آئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب خوشبو آنی بالکل بند ہو گئی۔ تو کیٹی کچھ پریشان سی ہو کر باہر آئی۔ مگر وہاں ناگ کہیں نہیں تھا۔ اب جو اس نے فضا میں سانس لیا تو اسے کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔ کیٹی گھبرا کر محل کی چھت پر آ گئی کھلی ہوا میں آ کر اس نے کئی بار سانس کھینچا۔ اسے نہ ناگ کی

خوشبو آ رہی تھی۔ اور نہ ماریا کی۔ کیٹی پریشان ہو گئی۔ یہ دونوں کہاں چلے گئے ہیں؟ اگرچہ رات کا وقت تھا مگر کیٹی سیاہ چادر اوڑھ کر گھوڑے پر بیٹھی اور سیدھی سرائے میں آ گئی۔ سرائے کی کوٹھڑی میں بھی ناگ اور ماریا کی خوشبو نہیں تھی۔ وہاں کوئی اور مسافر ٹھہرا ہوا تھا۔ کیٹی سر پکڑ کر رہ گئی۔ سمجھ گئی کہ ضرور ان دونوں کے ساتھ کوئی حادثہ ہو گیا ہے پہلے عنبر تھیوسانگ گئے تھے اب ناگ اور ماریا بھی غائب ہو گئے۔

کیٹی سخت ناامیدی کے عالم میں واپس اپنے محل میں آ گئی۔ سوچنے لگی کہ کہیں یہ وزیر پجاری کی سازش تو نہیں ہے؟ پھر اس نے سوچا کہ وزیر پجاری کو ماریا اور ناگ کا علم ہی نہیں ہے۔ کیٹی ساری رات یہی کچھ سوچتی رہی۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ پجاری سے اس کے آگ میں زندہ رہنے کا راز ضرور معلوم کرے گی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اس طرح سے تھیوسانگ کا سراغ مل جائے۔ کیونکہ یہ طاقت تھیوسانگ کی تھی جو پجاری کے پاس آ گئی تھی۔

کیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا اور دوسری طرف اصلی وزیر بڑا حیران تھا۔ کہ بادشاہ کی والدہ کی روح دوبارہ اس کے پاس کیوں نہیں آئی۔ لیکن وہ تو ماریا تھی اور اب وہ اس کے پاس کیسے آ سکتی تھی۔ اصلی وزیر اکیلا پجاری کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا کیونکہ پجاری بادشاہ کے بہت منہ چڑھا ہوا تھا
پجاری کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا تھا۔ بلکہ ر
کا سارا کام اب پجاری ہی چلاتا تھا۔ اصلی وزیر کو باد
نے محض اپنا ایک درباری بنا رکھا تھا۔ دربار میں اسے
کرسی ضرور ملتی تھی۔ اس کے سوا اس کے پاس کوئی عہدہ
تھا۔ وزیر پجاری نے بھی اپنے جاسوس دربار میں چھوڑ ر
تھے۔ اصلی وزیر نے ایک رات دیکھا کہ وزیر پجاری محل
کر سیاہ چادر سر کے اوپر ڈال کر مندر کی طرف جا رہا ہے۔
وزیر اس کے پیچھے ہو گیا۔ مندر میں پہنچ کر پجاری نے وہاں
چھوٹے پجاری سے کہا کہ وہ مندر سے سب کو تھوڑی دیر
لیے نکال دے۔ چھوٹے پجاری نے ایسا ہی کیا۔ جب سار
خالی ہو گیا تو وزیر پجاری مندر کے تہہ خانے میں اتر گیا
ہر ماہ میں دو ایک بار مندر میں آکر اسی طرح وہاں س
لوگوں کو باہر بھجوا دیا کرتا تھا۔ تہہ خانے میں جا کر پجار
ایک ایک کوٹھڑی کھول کر جوگی سانگ، تھیوسانگ اور ماہ
دیکھا۔ یہ سب لوگ بالکل بے ہوش پڑے تھے۔ جب پجا
کو اطمینان ہو گیا کہ اس کے دشمن بے ہوش ہیں تو وہ ک
کو تالا لگا کر باہر آ گیا۔ اوپر مندر کے دالان میں آکر اس نے بل
کے بت کو غور سے دیکھا۔ یہ عنبر کا بت تھا۔ پجاری م

کہ بولا۔
"دوست! تم اب ساری زندگی اسی جگہ رہو گے۔"
وزیر پجاری واپس اپنے محل میں آ گیا۔ یہاں تھوڑی دیر
بعد اس کے ایک خاص جاسوس نے اسے بتایا کہ جب وہ مندر
کی طرف گیا تھا۔ تو اصلی وزیر نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا
تھا۔ پجاری کو تشویش بھی ہوئی اور غصہ بھی آیا کہ یہ اصلی وزیر
اس کے خلاف ضرور کوئی سازش کر رہا ہے۔ اس نے اصلی وزیر
کو راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے جاسوس سے کہا۔
"بھاشان جلاد کو میرے پاس بھیج دے۔"
جاسوس "بہت اچھا حضور" کہہ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کالا
کلوٹا بھاشان آ گیا۔ اس نے پجاری کے آگے سر جھکاتے ہوئے
کہا۔
"مہاراج نے مجھے یاد فرمایا ہے؟ میرے لائق کوئی
خدمت بتائیے۔ مجھے آپ کی خدمت کر کے
خوشی ہو گی۔"
وزیر پجاری نے کہا۔
"بھاشان! تجھے میرا ایک کام کرنا ہو گا۔"
پھر پجاری نے اسے ساری بات بیان کر دی کہ اصلی وزیر
کا سر قلم کر دیا جائے۔ بھاشان جلاد نے سر جھکا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"حضور! آپ ایک ہزار آدمیوں کا کہیں تو میں ان کے بھی سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دوں۔ یہ وزیر تو کوئی چیز ہی نہیں ہے۔"

وزیر پجاری خوش ہو کر بولا۔

"یہ کام بہت جلد ہو جانا چاہیئے۔ ہم تمہیں بہت انعام دیں گے۔"

بھاشان جلاد چلا گیا۔ یہ ایک بڑا سنگ دل اور عیار جلاد تھا۔ نہ جانے کتنے لوگوں کا خون کر چکا تھا۔ بادشاہ یا مہارانی جس کے خلاف ہوتی بھاشان جلاد کو اشارہ کرتی اور اس آدمی کا خفیہ طور پر خون کر دیا جاتا۔ اب بھاشان جلاد کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اصل میں پجاری ہی حکومت کر رہا ہے۔ بادشاہ تو اس کے اشاروں پر ناچتا ہے۔ حقیقت میں وزیر پجاری ہی بادشاہ تھا۔ چنانچہ وہ کیسے پجاری کی بات سے انکار کر سکتا تھا۔

دوسری طرف کسی طریقے سے اصلی وزیر کو بھی معلوم ہو گیا کہ پجاری اس کو قتل کروانے والا ہے اور اس کام کے لیے اس نے بھاشان جلاد کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ اصلی وزیر فوراً غائب ہو گیا۔ غائب وہ یوں ہوا کہ آخر وہ ملک کا وزیراعظم رہ چکا تھا۔ اُسے محل کے سارے خفیہ دروازوں کا علم تھا۔ ان میں سے ایک راستہ اصلی وزیر کی خواب گاہ کے غسل خانے

سے نیچے سرنگ میں جاتا تھا جہاں سے وہ تھوڑی دیر کے لیے کسی دوسرے ملک کو فرار ہو سکتا تھا۔ مگر اصلی وزیر بادشاہ کو اکیلا اور مکار پجاری کے رحم و کرم پر چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا اسے معلوم تھا کہ ایک نہ ایک دن سچ کی ضرور فتح ہوتی ہے اور جھوٹ کا پول کھل کر رہتا ہے۔ چنانچہ اصلی وزیر سرنگ میں سے نکل کر شہر کے باہر ایک خانقاہ میں آ گیا۔ اس خانقاہ کا مجاور اصلی وزیر کا پرانا دوست تھا۔ اس نے اپنے دوست کو ساری بات بتائی اور کہا۔

"میں یہ ملک چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا بلکہ یہیں رہ کر نقلی وزیر اور ملک دشمن پجاری کے ناپاک ارادوں کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔"

مجاور نے کہا۔

"تو پھر تم ایسا کرو کہ اسی خانقاہ پر بھیس بدل کر بیٹھ جاؤ۔ میں یہی مشہور کروں گا کہ تم ہندوستان کے کوئی درویش ہو اور خانقاہ پر چلہ کرنے آئے ہو۔"

اصلی وزیر کو یہ ترکیب پسند آ گئی اور دوسرے دن اس نے مجاور دوست کی مدد سے نقلی داڑھی لگائی۔ اور لمبا درویشوں والا کرتہ پہن کر گلے میں مالائیں ڈالیں اور خانقاہ کی ایک کوٹھڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بیٹھ گیا۔ ادھر جب دوسرے روز پجاری کو پتہ چلا کہ اص
وزیر بھاگ گیا ہے۔ تو اس نے اس کی تلاش میں آدمی روا
کر دیئے۔ یہ لوگ خانقاہ پر بھی پہنچے مگر اصلی وزیر جس حُلیے
تھا۔ اس کو نہ پہچان سکے۔ اصلی وزیر نے ایک رات اپنے مجا
دوست سے کہا۔

"عیار پجاری مہینے میں دو تین بار اکیلا مندر میں جاتا
ہے۔ اس وقت وہاں سب لوگوں کو باہر نکال دیا
جاتا ہے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ عیار پجاری
آدھی رات کو اکیلا مندر میں کیا کرتا ہے۔ کیا اس سلسلے
میں تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو؟"

مجاور کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

"میں نے بنگال کی ایک مینا پال رکھی ہے۔ وہ مجھ
سے باتیں کرتی ہے میں اس کی زبان سمجھ لیتا ہوں۔
وہ میری زبان سمجھ لیتی ہے۔ اگر تم کہو تو میں اسے
پجاری کے تعاقب میں بھیج دیتا ہوں۔ وہ مجھے سارا
حال واپس آکر سنا دے گی کہ پجاری وہاں کیا کرتا
ہے۔"

اصلی وزیر نے اس ترکیب کو پسند کیا۔ چنانچہ مجاور
اسی وقت اندر سے مینا کا پنجرہ نکال کر لے آیا۔ اس نے

کچھ عجیب سی زبان میں مینا کو کچھ کہا اور پھر اسے پنجرے میں
سے نکال کر چھوڑ دیا۔ مجاور نے اصلی وزیر کو بتایا کہ میں نے
مینا کو سب کچھ سمجھا دیا ہے۔ اب تم فکر نہ کرو۔ مینا اس
کی پوری رپورٹ لاکر دے گی۔

بنگال کی مینا چھوٹی سی تھی۔ وہ خانقاہ سے اُڑ کر سیدھی
دشاہ کے محل میں جا پہنچی۔ اس کو وزیر پجاری کا حلیہ مجاور
نے بتا دیا تھا۔ مینا نے اس حُلیے کے آدمی کو دیکھا تو سمجھ گئی کہ
ہی وزیر پجاری ہے۔ مینا نے وہی محل کے باہر ایک درخت
پر ڈیرہ جما لیا۔ دو دن گزر گئے۔ تیسرے دن آدھی رات کو مینا نے
وزیر پجاری کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار محل کے دوسرے دروازے
سے نکل کر ایک طرف روانہ ہو گیا ہے۔ مینا اس کے ساتھ ساتھ
اُڑنے لگی۔ پجاری مندر میں آگیا۔ اندر آتے ہی چھوٹے پجاری نے
تمام لوگوں کو مندر سے نکال دیا کہ وزیر پجاری خاص عبادت کرنے
آئے ہیں۔ جب مندر خالی ہو گیا تو وزیر پجاری ایک راہ داری
سے ہوتا ہوا ایک اندھیرے زینے میں اُتر گیا۔

بنگال کی مینا اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔ وزیر پجاری
ایک تہہ خانے میں آگیا۔ یہاں اس نے پہلی کوٹھڑی کو کھولا۔ اندر
داخل ہو گیا۔ مینا بھی خاموشی سے اندر چلی گئی۔ وزیر پجاری نے
ایک موم بتی جلا کر پتھر پر رکھ دی۔ پھر لکڑی کا ایک صندوق کھول کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جھک کر غور سے دیکھا۔ صندوق میں جولی سانگ بے ہوش
پڑی تھی۔ بنگال کی مینا چھت کی ایک شہتیر پر بیٹھی یہ د…
رہی تھی۔ جولی سانگ کے سر کے بال اُترے ہوئے تھے۔ اس کے
بعد پجاری دوسری کوٹھڑی میں گیا۔ یہاں تھیو سانگ لکڑی …
صندوق میں بے ہوش پڑا تھا۔ اس کے بعد اس نے تیسری ک…
کھولی۔ اس کوٹھڑی میں ماریا صندوق میں بے ہوش پڑی تھی…
کو جب تسلّی ہو گئی کہ تینوں اپنی جگہوں پر موجود ہیں تو وہ تہہ…
سے واپس چلا آیا۔

بنگال کی مینا بھی اُڑتی ہوئی خانقاہ میں واپس آ…
مجاور نے مینا کو آتے دیکھا تو اِسے اندر لے گیا اور پوچھا کہ …
کیا خبر لائی ہے؟ بنگال کی مینا نے کہا۔

"میرے آقا! مندر کے تہہ خانے میں تین کوٹھڑیاں
ہیں۔ دو کوٹھڑیوں میں صندوق میں دو عورتیں بے
ہوش پڑی ہیں۔ ایک کوٹھڑی کے صندوق میں
ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے۔ پجاری اِن تینوں کو
دیکھنے وہاں گیا تھا اور پھر کوٹھڑیوں پر تالا لگا کر واپس
چلا آیا ہے"

یہی ساری بات مجاور نے اصلی وزیر کو بتا دی۔ وزیر
کہنے لگا۔

"یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں جن کو پجاری نے بے ہوش
کر کے تہہ خانے میں ڈال رکھا ہے"

مجاور نے کہا۔

"اگر کسی طرح ہم اِن میں سے کسی ایک کو اُٹھا کر یہاں
لے آئیں تو ان کو ہوش میں لا کر ان سے پتہ کیا جا
سکتا ہے کہ اصل قصہ کیا ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے
ہمیں عیار پجاری کو شکست دینے اور اس ملک کو
بچانے میں کوئی مدد مل سکے"

اصلی وزیر نے سانس بھر کر کہا۔

"مگر اِسے وہاں سے لائے گا کون۔ سوال تو یہ پیدا ہوتا
ہے"

مجاور نے کہا۔

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ یہ کام مَیں کرنے کی کوشش کروں
گا"

چنانچہ دوسرے ہی روز مجاور نے ایک امیر دولت مند سوداگر
کا بھیس بدلا۔ گھوڑے پر زرق برق کپڑے پہن کر بیٹھا اور مندر
کی طرف چل پڑا۔ وہاں جا کر اس نے گھوڑے کو مندر کے
دالان میں باندھا اور وہاں فقیروں میں چاندی کے سکے تقسیم کرنے
شروع کر دیئے۔ چھوٹے پجاری نے یہ معاملہ دیکھا تو بھاگا ہوا مجاور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پاس آیا۔ مجاور نے کہا۔
"پجاری جی! ہم ملک یمن سے اس مندر کو دیکھنے آئے ہیں۔ ہم نے اس مندر کی بڑی تعریف سنی تھی۔ ہم بحری جہازوں کا کام کرتے ہیں۔"
اور مجاور نے پجاری کو بھی چند سونے کے سکّے پیش کر دیئے۔ پجاری بڑا خوش ہوا۔ دل میں کہنے لگا کہ موٹی مرغی ہاتھ لگی ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ مال بٹورنا چاہیئے۔ فوراً مجاور کو اپنی شاندار کوٹھڑی میں لے گیا۔ اُسے پلنگ پر عزت سے بٹھایا۔ اس کی خوب خاطر داری کی۔ مجاور نے بھی سونے کے کچھ اور سکّے پجاری کو دے دیئے۔ یہ وہ سکّے تھے جو لوگ مجاور کی خانقاہ پر چڑھایا کرتے تھے۔ یہ سکّے وہ تھیلے میں ڈال کر ساتھ ہی لے آیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مجاور ایک چیز اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ چیز نیلے رنگ کی ایک چھوٹی سی شیشی تھی جس میں بے ہوشی کا عرق تھا۔ رات کو مجاور نے پجاری کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ پھر اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا۔ اس نے پجاری پر اپنی دولت کا بہت رُعب ڈالا اور پجاری کو یقین دلا دیا کہ وہ اس کے لیے یمن سے اصلی موتی بھیجے گا۔ پجاری تو اس کا گرویدہ ہو گیا تھا۔ جب رات زیادہ گزر گئی تو مجاور نے کہا۔

"میں ایک رسم ادا کرنا چاہتا ہوں۔ رسم یہ ہے کہ مجھے پانی کا ایک بڑا پیالہ لا دو۔ میں دیوتاؤں کے نام پڑھ کر اس پر پھونکوں گا اور پھر اس میں سے ایک ایک گھونٹ پانی سب کو پلا دیا جائے گا۔ یوں میرے ماں باپ کی روح کو چین ملے گا۔"
پجاری بولا۔
"یہ کون سی مشکل بات ہے۔ میں ابھی پانی سے بھرا ہوا پیالہ منگوائے دیتا ہوں۔"
اسی وقت پیالہ آگیا۔ مجاور نے اُوٹ پٹانگ اشلوک پڑھنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد پجاری کی طرف دیکھ کر بولا۔
"ذرا دالان میں جا کر دیکھو چاند تو ابھی نہیں نکلا؟"
مجاور کو معلوم تھا کہ چاند اس رات دیر سے نکلے گا۔
پجاری اُٹھ کر باہر گیا تو مجاور نے جلدی سے نیلی شیشی تھیلے سے نکالی۔ اس میں سے بے ہوشی کی دوائی کے چند قطرے پیالے کے پانی میں ڈالے اور شیشی دوبارہ تھیلے میں چُھپا دی۔ اور پھر اشلوک پڑھنے لگا۔
پجاری نے واپس آ کر بتایا کہ چاند ابھی نہیں نکلا۔ مجاور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوش ہو کر بولا۔

"بالکل ٹھیک وقت ہے رسم ادا کرنے کے لیے۔ بھائی اس پانی میں سے سب سے پہلے تم ایک گھونٹ پیو۔ اور پھر مندر میں اس وقت جتنے پجاری ہیں ان سب کو باقی پانی پلا دو۔ تاکہ میرے ماں باپ کی روح کو سکھ ملے۔ ذرا جلدی کرنا کہیں چاند نہ نکل آئے۔"

پجاری نے فوراً پیالے میں سے ایک گھونٹ پانی پیا اور با
کا پانی مندر کے صحن میں جاکر جو چھ سات پجاری جاگ رہے
تھے ان کو پلا دیا۔ خالی پیالہ لے کر مجاور کی کوٹھڑی میں آیا
اور بولا۔

"میں نے رسم پوری کر دی ہے۔"

اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو کر پلنگ پر
دھڑام سے گر پڑا۔ مجاور نے اسے پلنگ پر ہی رہنے دیا
صرف اس کے اوپر چادر ڈال دی۔ اسے معلوم تھا کہ کل صبح
تک اسے ہوش نہیں آئے گا۔ مجاور باہر نکلا تو دیکھا کہ باقی
پجاری بھی دالان میں بے ہوش پڑے تھے۔ مجاور وہاں سے
نیچے تہہ خانے میں آگیا۔ اس کے سامنے جو کوٹھڑی آئی
وہ تھیوسانگ کی تھی۔ مجاور نے تھیوسانگ کو ہی صندوق

سے نکال کر کاندھے پر ڈالا اور مندر سے گزرتا ہوا باہر آگیا۔ اندھیرے میں اس کا گھوڑا دالان میں بندھا کھڑا تھا۔ مجاور نے تھیوسانگ کو گھوڑے پر آگے ڈال دیا اور خود گھوڑے پر سوار ہو کر سیدھا خانقاہ کی طرف چل پڑا۔ خانقاہ میں اصلی وزیر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ مجاور نے تھیوسانگ کو اس کے سامنے کوٹھڑی میں لٹا دیا اور بولا۔

"باقی دو عورتیں بھی وہاں بے ہوش پڑی ہوں گی مگر مجھے سامنے اس کی کوٹھڑی نظر آئی اور میں اس آدمی کو ہی اٹھا کر لے آیا ہوں۔"

اصلی وزیر نے چراغ کی روشنی میں بے ہوش تھیوسانگ کو غور سے دیکھا اور کہنے لگا۔

"جب تک اسے ہوش نہیں آتا ہم اس سے کچھ بھی معلوم نہیں کر سکتے کہ یہ کون ہے اور اس کے ساتھ جو دو عورتیں تہہ خانے میں بند ہیں وہ کون ہیں اور اس کو پجاری نے کس لیے بے ہوش کر کے قید میں ڈال رکھا تھا۔"

مجاور بولا۔

"میں اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہوں۔"

مجاور نے کئی ایک دوائیاں آزمائیں مگر تھیوسانگ کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوش نہ آیا۔ تھیوسانگ پر تو پجاری کے منتر کا اثر تھا،
کیسے ہوش میں آسکتا تھا۔ اصلی وزیر نے کہا۔

" ابھی رات کو آرام کرتے ہیں۔ صبح دیکھا جائے
گا۔ اس کو کسی ایسی کوٹھڑی میں رکھ آؤ جہاں پجاری
کے سپاہی بھی اگر آئیں تو اسے نہ ڈھونڈھ سکیں۔"

مجاور نے بے ہوش تھیوسانگ کو خانقاہ میں جو قبر تھ
اس کے اندر مُردے کی ہڈیوں کے ڈھانچے کے ساتھ ہی لٹا
کہنے لگا۔

" اس قبر کو کوئی نہیں کھودے گا۔ میں نے اپنی سہولت
کے لیے اس میں ایک طاق بنا رکھا ہے۔ اب
اس کو بھی اس طرح بند کرتا ہوں کہ کسی کی نظر ہی نہیں
پڑ سکتی۔"

تھیوسانگ کو قبر کے اندر انسانی ڈھانچے کے ساتھ لٹا
گیا۔ تھیوسانگ بے ہوش تھا۔ اس کو کیا خبر کہ اسے کہاں
دیا گیا ہے۔ اب ہم کیٹی کی طرف آتے ہیں۔ کیٹی نے بھی م
کیا تھا کہ وزیر پجاری مہینے میں دو بار آدھی رات کو مندر میں
ہے۔ ایک رات وہ بھی سراغ لگانے کے خیال سے اس
پیچھے بھیس بدل کر چل پڑا۔ اس نے اپنے سارے جسم کو
میں لپیٹ رکھا تھا۔ وہ بھی مندر میں داخل ہو کر ایک

جگہ چھپ کر بیٹھ گئی کہ جہاں کسی کی اُس پر نظر نہیں پڑ سکتی
تھی۔ پجاری اپنی عادت کے مطابق تہہ خانے میں گیا تو کیا
دیکھتا ہے کہ کوٹھڑی کھلی پڑی ہے اور اس میں سے تھیوسانگ
غائب ہے۔ اس نے شور مچا دیا۔ چھوٹا پجاری اس کے قدموں
میں گر پڑا اور گڑگڑاتے ہوئے بولا۔

" حضور! تین دن ہوئے ایک آدمی سوداگر کے بھیس
میں آیا تھا۔ اس نے ہم سب کو بے ہوش کر
دیا۔ ضرور وہی تہہ خانے سے آپ کے آدمی کو اُٹھا
کر لے گیا ہو گا۔"

وزیر پجاری تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ وہ چھوٹے پجاری کو
قتل بھی کروا دیتا۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس نے اس
سے پوچھا۔

" سوداگر کا حلیہ کیا تھا؟"

چھوٹے پجاری نے بتایا کہ اس کی داڑھی تھی اور سر
پر پگڑی باندھا ہوا تھا۔ وزیر پجاری نے شہر میں اپنے خاص
جاسوس چھوڑ دیئے۔ مگر مجاور تو نقلی داڑھی لگا کر گیا تھا۔
اب بھلا اسے کون پہچان سکتا تھا۔ کیٹی نے جب یہ دیکھا
کہ وزیرِ پجاری نے کسی شخص کو تہہ خانے میں قید کر رکھا تھا
جو فرار ہو گیا ہے تو وہ اسی وقت مندر سے واپس محل بھاگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ں ہی۔ وہ ساری رات سوچتی رہی کہ یہ کون شخص ہو سکتا ہے۔ وہ کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکی۔ مگر اپنی طرف سے کیٹی نے بھی اس مندر کے مفرور آدمی کی تلاش شروع کر دی۔ کیٹی دن کے وقت کوئی بہانہ بنا کر شہر میں آجاتی اور ادھر ادھر مفرور آدمی کا کھوج لگاتی۔ اس نے کئی لوگوں سے پوچھا مگر کہیں سے بھی اسے سراغ نہ مل سکا۔ آخر اسی طرح پھرتے پھراتے وہ خانقاہ میں بھی آگئی۔ یہاں اصلی وزیر نقلی ڈاڑھی لگائے درویش بنا ایک طرف بیٹھا تھا۔ کیٹی اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ اور باتوں ہی باتوں میں اس سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی آدمی شہر سے بھاگ کر آیا تھا؟

اصلی وزیر نے تو کیٹی کو پہچان لیا تھا مگر کیٹی اسے نہیں پہچان سکی تھی۔ وہ یہی سمجھا کہ کیٹی کو اس کے مالک وزیر پجاری نے بھیجا ہے۔ اصلی وزیر نے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"بی بی! یہاں کبھی کوئی بھاگ کر نہیں آیا۔ لوگ آہستہ آہستہ چل کر آتے ہیں۔"

کیٹی اس کے پاس سے اٹھ کر مجاور کے پاس آگئی۔ اس نے بھی یہی کہا کہ خانقاہ میں کوئی نہیں آیا۔ کیٹی چلی گئی تو اصلی وزیر نے مجاور کو بتایا کہ یہ عورت پجاری

کی خاص خادمہ ہے۔ اور مفرور آدمی کا کھوج لگانے آئی تھی۔ مجاور نے کہا "اس کے باپ کو بھی کبھی پتہ نہیں چل سکتا کہ ہم نے اس بے ہوش آدمی کو کہاں چھپا رکھا ہے۔ ویسے ایک بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ یہ کوئی بڑا اہم آدمی ہے۔ جس کو پکڑنے کے لیے پجاری اس قدر پریشان ہو رہا ہے۔"

اصلی وزیر نے کہا "لیکن اسے ہوش آجانا چاہیے۔ تب ہی ہمیں کچھ پتہ چل سکتا ہے۔" مجاور کہنے لگا۔

"آج میں ایک بار پھر کوشش کرتا ہوں۔"

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیا ماریا قتل ہو گئی؟

مجاور خانقاہ والی قبر میں اُتر گیا۔

تھیوسانگ لاش کے پرانے ڈھانچے کے سا[تھ] طرح بے ہوش لیٹا ہوا تھا۔ مجاور نے اِسے ہوش [میں لانے] کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔

اصلی وزیر نے کہا۔

"میں شاہی حکیم کے گھر جاتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اُس کے پاس کوئی ایسی دوائی ہو جس کی مدد سے اُس شخص کو ہوش آجائے۔"

مجاور نے اصلی وزیر کو تاکید کی کہ وہ رات کے اندھیر[ے] میں جائے۔ کیونکہ پجاری وزیر کے سپاہی اس کی تلاش میں ہوں گے۔ دوسری طرف پجاری وزیر نے اصلی وزیر کے غائب ہو جانے کے بعد بادشاہ کے کان بھرنے شروع کر دی[ئے] اور اِسے یقین دلا دیا کہ اصلی وزیر باغی تھا اور اُس کی حکو[مت] کا تختہ اُلٹنا چاہتا تھا۔ بادشاہ نے اُسی وقت اصلی وزیر [کی]

گرفتاری کے احکام جاری کر دیئے۔ اسی رات اصلی وزیر رات کے اندھیرے میں شاہی حکیم کے مکان کی طرف چل پڑا۔ شاہی حکیم کی حویلی شہر کے اندر تھی۔ رات خاموش تھی۔ شہر سنسان تھا مگر بادشاہ کے سپاہی چھُپ کر شہر کی گلیوں میں گشت لگا رہے تھے۔ جونہی اصلی وزیر شاہی حکیم کی گلی میں داخل ہوا ایک سپاہی نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور کہاں جا رہا ہے۔ اصلی وزیر نے نقلی ڈاڑھی لگا رکھی تھی۔ اس نے کہا کہ میری بیٹی بیمار ہے شاہی حکیم سے دوا لینے جا رہا ہوں۔ وہاں دوسرے سپاہی بھی آ گئے۔ ایک سپاہی نے اصلی وزیر کی آواز پہچان لی اور آگے بڑھ کر اس کی ڈاڑھی کو ذرا سا کھینچا۔ تو وہ اُس کے ہاتھ میں آ گئی۔ اصلی وزیر اِن کے سامنے کھڑا تھا۔

فوراً اسے گرفتار کر لیا گیا۔ جب رات گزر گئی اور وزیر واپس خانقاہ میں نہ آیا تو مجاور کو فکر لگی۔ مگر وہ اِس کی تلاش میں کہاں جاتا۔ خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ دن نکلتے ہی شہر میں یہ خبر چاروں طرف پھیل گئی کہ اصلی وزیر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور بادشاہ نے اِسے بغاوت کے جرم میں موت کی سزا سنا دی ہے۔ اور ہفتے کے دن اِسے قلعے کی دیوار کے اوپر پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔ مجاور کو بے حد افسوس ہوا۔ وہ اصلی وزیر کی جان نہیں بچا سکتا تھا۔ صبر کر کے بیٹھا رہا۔ ابھی پھانسی دینے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جانے میں تین دن باقی تھے۔ اسی رات مجاور اپنی کوٹھڑی میں
چارپائی پر لیٹا سونے کی کوشش کر رہا تھا کہ اسے عجیب سی
انسانی آواز سنائی دی۔ اس نے کان لگا کر سنا۔ یہ بھاری
بھاری خشک سی مردانہ آواز تھی۔ جو رُک رُک کر کہہ رہی
تھی۔

"اِس کو قبر سے نکالو۔ اس کو قبر سے نکالو۔"

مجاور لپک کر خانقاہ کی قبر کے پاس آگیا۔ اس نے چراغ
روشن کیا اور قبر کے طاق کو کھول کر قبر کے اندر دیکھا۔ وہ
یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ قبر کے مردہ مُردے کا ڈھانچہ قبر کی
دیوار کے ساتھ لگا تھا۔ اور اس کی کھوپڑی میں سے آواز آ
رہی تھی۔

"اِسے قبر سے نکالو۔ اِسے قبر سے نکالو۔"

تھیوسانگ قبر میں ابھی تک بے ہوش پڑا تھا۔ مجاور
نے اِسے اُٹھا کر قبر سے باہر نکال لیا۔ مُردے کا ڈھانچہ واپس
اپنی جگہ پر آکر لیٹ گیا۔ مجاور نے قبر کی کھڑکی بند کر دی۔ وہ
بے ہوش تھیوسانگ کو اُٹھا کر کوٹھڑی میں لے آیا۔ وہ اِسے
پلنگ پر لٹا کر ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پونچھ رہا تھا کہ تھیوسانگ
نے ایک گہرا سانس لے کر آنکھیں کھول دیں۔ وہ چراغ کی روشنی
میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

۱۔ لاش سے ملاقات ۵/-
۲۔ جہاز ڈوب گیا ۵/-
۳۔ مندر کی چڑیل ۵/-
۴۔ نیلسر غار کی مُورتی ۵/-
۵۔ ناگ لندن میں ۵/-
۶۔ تابوت میں سانپ ۵/-
۷۔ موت کا دریا ۵/-
۸۔ سانپ کا انتقام ۵/-
۹۔ سانپ کی آواز ۵/-
۱۰۔ ناگ کا قتل ۵/-
۱۱۔ شاہ بلوط کا خزانہ ۵/-
۱۲۔ پتھر کا ہاتھ ۵/-
۱۳۔ طوفانی سمندر کا بھوت ۵/-
۱۴۔ ڈائنا سورس کا جزیرہ ۵/-
۱۵۔ سیاہ پوش سایہ ۵/-
۱۶۔ انسانی بلی ۵/-
۱۷۔ سانپوں کا جنگل ۵/-
۱۸۔ ماریا اور بن مانس ۵/-
۱۹۔ قبر نما انسان ۵/-
۲۰۔ لکشمی دیوی کا انتقام ۵/-
۲۱۔ ناگ اور جادوگر کی ترشول ۵/-
۲۲۔ ناگ عنبر مقابلہ ۵/-
۲۳۔ لاش کی چیخ ۵/-
۲۴۔ آسیب کی رات ۵/-
۲۵۔ ۹۹ ہیرے صدیوں کا راز (سپیشل خاص نمبر) ۱۵/-
۲۶۔ عنبر پھانسی کی کوٹھڑی میں ۵/-
۲۷۔ ماریا اور جادوگر سانپ ۵/-
۲۸۔ نقلی ناگ کی سازش ۵/-
۲۹۔ بابل کی بدرُوحیں ۵/-
۳۰۔ قبر کی دُلہن (خاص نمبر) ۷/۵۰
۳۱۔ آدھا گھوڑا آدھا انسان ۵/-
۳۲۔ ناگ ناگن مقابلہ ۶/-
۳۳۔ ایک آنکھ والی عورت ۶/-
۳۴۔ مُردوں کی شہزادی ۶/-
۳۵۔ سانپوں کا دربار ۶/-
۳۶۔ قبر اور ڈھانچہ ۶/-
۳۷۔ عقرب دیوتا کا پجاری ۶/-
۳۸۔ کٹا ہوا زندہ ہاتھ ۶/-
۳۹۔ عنبر لاہور میں ۶/-
۴۰۔ چڑیلوں کی ملکہ (خاص نمبر) ۱۳/-
۴۱۔ مُردہ ہونٹ اور ماریا ۱۰/-
۴۲۔ رات کا کالا کفن ۶/-
۴۳۔ کھنڈرات کی بدرُوحیں ۶/-
۴۴۔ عمبا طوش اور ناگ ۶/-
۴۵۔ ماریا سونے کی مُورتی ۶/-
۴۶۔ ناگ غائب ہو گیا ۷/۵۰
۴۷۔ خون کی آبشار ۷/۵۰
۴۸۔ شیشے کی آنکھ پتھر کا دل ۷/۵۰
۴۹۔ خونی لومڑی ۷/۵۰
۵۰۔ کھوپڑیوں کا محل (خاص نمبر) ۱۵
۵۱۔ ماریا بوتل میں بند ہو گئی ۷/۵۰
۵۲۔ خون کی پیاس ۷/۵۰
۵۳۔ ناگ اور پیرُومین ۷/۵۰
۵۴۔ پتھریلی آنکھ والا اجاسوس عطیہ
۵۵۔ ناگ اور ناگن زنگ گتی ۷/-
۵۶۔ جائز پر اسرار سپیرے ۷/-
۵۷۔ امبادیوی کی مُورتی ۶/-
۵۸۔ خفیہ مندر کی تلاش ۷/-
۵۹۔ موت کا وعدہ ۷/۵۰
۶۰۔ اور قبر کھل گئی ۷/۵۰
۶۱۔ لاش کا دوسرا جنم ۶/-
۶۲۔ ماریا قتل ہو گئی ۷/-
۶۳۔ خالی تابوت یاقوتی سانپ ۶/-
۶۴۔ ماریا اور ممی کی لاش ۷/۵۰
۶۵۔ نیلی قبر کا خفیہ راستہ ۷/۵۰
۶۶۔ عنبر سانپ بن گیا ۶/-
۶۷۔ عنبر اور ڈھکو مردے ۷/-
۶۸۔ کیٹی پھانسی کے تختے پر ۷/-
۶۹۔ عنبر انگوٹھی میں اُتر گیا ۶/-
۷۰۔ دیوی روشنک کے اژدہا
۷۱۔ عنبر کا سر کٹ گیا
۷۲۔ چنگیز خان لاہور میں
۷۳۔ دیوتا قتلام پر قربان کر دو
۷۴۔ ماریا سانپ بن گئی
۷۵۔ روح اور سانپوں والے بن بی بھائی عیسیٰ
۷۶۔ ماریا انار کلی میں
۷۷۔ قبر مرتبان اور ہڈیاں
۷۸۔ سیاہ کفن پوش بلا
۷۹۔ پُر اسرار فرعون کا ڈھانچہ
۸۰۔ طلسمی تختی اور سانپوں کا غار
۸۱۔ قفل الالابر اسرار چہرہ
۸۲۔ ڈاکو سیانا اور عابدہ کا نیکلا
۸۳۔ ردّی انکھوں والا چراغ
۸۴۔ کھوپڑی پر جلتی موم بتی

عنبر پبلی کیشنز، ۱۴/ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں کہاں ہوں؟" مجاور نے فوراً کہا۔

"بھائی تم میرے پاس۔ میں تمہارا دوست ہوں۔"

تھیوسانگ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا "میں یہاں کیسے آگیا ہوں؟ میری بہن اور بھائی عنبر کہاں ہیں؟"

مجاور کی سمجھ میں یہی آسکا کہ وہ اس لڑکی کے بارے میں کہہ رہا ہوگا۔ جو مندر کے تہہ خانے میں بے ہوش پڑی ہے۔ اس نے پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے بھائی اور تم لوگ مکار پجاری کے پھندے میں کیسے پھنس گئے؟"

تھیوسانگ بولا۔

"یہ بڑی لمبی کہانی ہے۔ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم نے میری بہن اور بھائی کو دیکھا ہے؟"

مجاور بولا۔

"میری مینا نے مجھے بتایا تھا کہ مندر کے تہہ خانے میں تمہاری ساتھ والی کوٹھڑی میں ایک لڑکی بھی صندوق میں بے ہوش پڑی ہے۔"

تھیوسانگ اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔

"مجھے اسے نکال کر لانا ہے۔ وہ میری بہن جولی سانگ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتی۔" مجاور نے کہا۔

"مگر میرے بھائی تم کیسے مندر میں جاؤ گے۔ وہاں تو سپاہیوں کا زبردست پہرہ لگا ہے کوئی چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ میرا [illegible] بہت ضروری ہے۔ تم اسی جگہ میرا انتظار کرنا۔ میں اپنی بہن کو لے کر یہیں آؤں گا۔"

مجاور کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ اکیلا شخص وہاں سے ایک بے ہوش لڑکی کو اٹھا کر کیسے نکال لائے گا۔

مجاور سے جدا ہوتے ہی تھیوسانگ مندر کی طرف چل پڑا۔ مندر کا سارا پتہ اس نے مجاور سے معلوم کر لیا تھا۔ ایک جگہ درختوں کی اوٹ میں آکر تھیوسانگ نے اپنی طاقت کی آزمائش کی۔ اپنے دل میں ارادہ باندھ کر اپنے جسم سے انگلی لگائی اور وہ ایک دم چھوٹا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی تھیوسانگ نے دوسری بار انگلی لگائی تو وہ دوبارہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑے قد کا ہو گیا۔ تھیوسانگ بڑا خوش ہوا کہ اس کی طاقت
واپس آ چکی ہے۔ اب وہ بے دھڑک مندر میں داخل ہوا۔
مندر میں ایک طرف کچھ گھوڑے بندھے گھاس چر رہے
تھے۔ دالان کی دوسری جانب بیل کا بت لگا تھا جس کے آگے
آگ جل رہی تھی۔ چھوٹا پجاری وہاں بیٹھا پوجا کر رہا تھا۔ تھیوسانگ
کی شکل سے واقف نہیں تھا۔ اس کی شکل کا صرف بڑے
وزیر پجاری کو ہی علم تھا۔ تھیوسانگ نے چھوٹے پجاری کے پاس
جا کر کہا۔

"مجھے بڑے وزیر پجاری نے بھیجا ہے۔ نیچے تہہ
خانے میں ایک لڑکی صندوق میں بے ہوش پڑی
ہے۔ میں اسے محل میں لے جانے کے لیے
آیا ہوں۔"

چھوٹے پجاری نے کہا۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم کو وزیر صاحب
نے بھیجا ہے؟"

تھیوسانگ بولا۔

"اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمہارا وزیر اور بڑا پجاری
میرا شاگرد ہے۔ میں نے ہی اسے وزیر بنایا ہے۔"

چھوٹے پجاری کو یقین آیا۔ تب تھیوسانگ اس کو ایک طرف
لے گیا اور بولا۔

"میں تمہیں اپنی طاقت دکھانا چاہتا ہوں۔ تاکہ تمہیں
یقین آ جائے۔"

اور اس کے ساتھ ہی تھیوسانگ نے چھوٹے پجاری کی
گردن پر انگلی رکھ دی۔ پجاری ایک دم سے انگلی جتنا چھوٹا ہو
گیا۔ وہ تو حیران پریشان ہو کر چیخنے چلانے لگ پڑا۔ تھیوسانگ
نے ایک منٹ تک اس کا تماشہ دیکھا اور پھر دوبارہ
انگلی لگا کر بڑا کر دیا۔ پجاری کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ وہ
پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے آپ کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس
نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"مہاراج! آپ وزیر کے آدمی ہی ہیں تہہ خانے
میں جا کر جو لے جانا ہے لے جائیں۔"

تھیوسانگ تہہ خانے میں اتر گیا۔ اسے یہ بالکل معلوم نہیں
تھا کہ سامنے جو دو کوٹھڑیاں ہیں ان میں سے ایک میں ماریا
بھی ظاہری حالت میں بے ہوش پڑی ہے۔ اس کے سامنے
جو کوٹھڑی آئی وہ جولی سانگ کی تھی۔ تھیوسانگ تالا توڑ کر
اندر چلا گیا۔ صندوق کو کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جولی سانگ
کے سر کے سارے بال اترے ہوئے تھے۔ وہ بے ہوش
پڑی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ ان دونوں کو وزیر پجاری نے جادو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پانی سے بے ہوش کیا تھا۔ اور ضرور جولی سانگ کے بال بھی اسی نے مونڈ ڈالے تھے۔ تھیوسانگ نے جولی سانگ کو کاندھے پر ڈالا اور باہر لے آیا۔ باہر پجاری موجود تھا۔ تھیوسانگ نے جولی سانگ کو گھوڑے پر ڈالا اور اسے دوڑاتے ہوئے سیدھا خانقاہ میں پہنچ گیا۔

خانقاہ میں آتے ہی تھیوسانگ نے مجاور کو کہ یہ اس کی چھوٹی بہن جولی سانگ ہے۔ اور اسے میری ہی طرح وزیر پجاری نے جادو کا پانی ڈال کر بے ہوش کر دیا تھا۔ مجاور بولا۔

"اگر اس کو بھی قبر میں لٹا دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی تمہاری طرح ہوش میں آجائے کیونکہ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ قبر میں دفن مُردے کی ہڈیوں سے جو خاص شعاعیں نکلتی ہیں۔ اس سے طلسم کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔"

تھیوسانگ کو یہ تجویز پسند آئی۔ اس نے اسی وقت جولی سانگ کو طاق میں سے قبر میں اُتار کر لٹا دیا۔ اب مجاور نے تھیوسانگ کو بتایا کہ اصلی وزیر بھی خانقاہ میں آیا ہوا تھا مگر وہ تمہیں ہوش میں لانے کے لیے دوائی لینے شاہی حکیم کے پاس گیا اور بادشاہ کے سپاہیوں نے اسے

پکڑ لیا اور اب ہفتے کے روز اسے مار ڈالا جائے گا۔ تھیوسانگ کو بڑا دکھ ہوا کہ اصلی وزیر اس کی خاطر اپنی جان قربان کر رہا تھا۔

اس نے مجاور سے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ بادشاہ اصلی وزیر کو ہلاک نہ کر سکے گا۔ میں اسے بچا لوں گا۔"

ابھی تک مجاور کو تھیوسانگ کی طاقت کا اندازہ نہیں تھا۔ اس لیے اسے تھیوسانگ کی بات کا یقین نہ آیا۔ تھیوسانگ نے مجاور کو بتایا کہ اس کے ساتھ عنبر بھی تھا جو ان کا خاص دوست ہے۔

"کچھ معلوم نہیں کہ وزیر پجاری نے اسے کہاں گم کر دیا ہے۔ کیونکہ عنبر مسعود کی طرف ہی گیا تھا۔"

مجاور بولا۔

"ہو سکتا ہے تمہارا دوست عنبر بھی یہاں پر آجائے۔ یا ہو سکتا ہے ہوش میں آنے کے بعد تمہاری بہن عنبر کے بارے میں کچھ بتائے۔"

سارا دن جولی سانگ قبر میں پڑی رہی۔ شام کے وقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قبر میں سے وہی آواز آئی۔

"اسے قبر سے نکالو۔ اسے قبر سے نکالو۔"

مجاور لپک کر قبر کی طرف گیا۔ طاق کھولا تو دیکھا کہ مُر
کا ڈھانچہ اسی طرح دیوار کے ساتھ لگا تھا۔ اور کھوپڑی
میں سے آواز آرہی تھی۔

"اسے باہر نکالو۔ اسے قبر سے نکالو۔"

مجاور نے جلدی سے جولی سانگ کو اٹھا کر باہر لٹا د
قبر بند کر دی گئی۔ تھیو سانگ اور مجاور جولی سانگ کو
کوٹھڑی میں لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جولی سانگ کو بھی ہو
آگیا۔ چراغ جل رہا تھا۔ جولی سانگ نے تھیو سانگ کی طر
دیکھ کر کہا۔

"تھیو بھائی! میں کہاں ہوں؟"

تھیو سانگ نے اپنی بہن جولی سانگ کو سارا واقعہ سُ
ڈالا۔ وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی۔

"عنبر بھائی کا کچھ پتہ چلا؟" تھیو سانگ نے کہا۔

"ابھی تک تو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں
ہے۔ لیکن تمہارے بال کس نے کاٹ ڈالے؟"

اب جولی سانگ نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور دکھ بھر
لہجے میں بولی۔

"اسی مکار پجاری نے میرے بال کاٹ ڈالے
ہوں گے۔ اس کی وجہ سے میری طاقت ختم
ہو گئی ہوگی۔"

جولی سانگ نے آنکھوں سے شعاعیں نکالنے کی کوشش
کی مگر اس کی آنکھوں سے کوئی شعاع نہ نکل سکی۔ اس
نے تھیو سانگ سے کہا۔

"افسوس تھیو بھائی! میری طاقت عارضی طور
پر ختم ہو گئی ہے۔"

تھیو سانگ نے پوچھا۔

"عارضی طور پر کیسے؟"

جولی سانگ نے کہا۔

"جب میرے سر کے بال ایک انگلی کے برابر
اُگ آئیں گے۔ تو میری طاقت خود بخود مجھے
واپس مل جائے گی۔ اب میں آگ میں جل
سکتی ہوں۔"

مجاور بولا۔

"کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ تمہاری طاقت بڑے
پجاری کے پاس چلی گئی ہو؟ کیونکہ وہ آگ میں
زندہ رہ سکتا ہے اور یہی کرشمہ دکھا کر اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے بادشاہ پر اپنا اثر ڈالا ہے اور اِس کا وزیر بن بیٹھا ہے۔"

جُولی سانگ نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر میرے سر پہ بال اُگ ہی اُس کی طاقت خود بخود ختم ہو جائے گی۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"جُولی سانگ بہن! تب تمہیں اسی خانقاہ میں احتیا کے ساتھ رہنا ہوگا۔ میں خود عنبر کو تلاش کروں گا۔"

انہوں نے خانقاہ کی پچھلی کوٹھڑی جولی سانگ کے خالی کر دی۔ جولی سانگ وہاں رہنے لگی۔ تھیو سانگ نے سے کہا۔

"اب میں اصلی وزیر کو بچانے جاتا ہوں جس نے میری خاطر اپنی موت کو بھی قبول کر لیا ہے۔ وہ مجھے ہوش میں لانے کے لیے دوائی لانے گیا تھا کہ پکڑا گیا۔"

جُولی سانگ نے کہا۔

"تھیو بھائی! تمہاری طرف سے مجھے فکر لگا رہے گا۔"

تھیو سانگ نے جولی سانگ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اصلی وزیر کی جان بچانا اب میرا اخلاقی فرض بن چکا ہے۔"

جب شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تو تھیو سانگ خانقاہ سے نکل کر شاہی محل کی جانب روانہ ہو گیا۔ اُسے یہ بھی احساس تھا کہ وزیر بیماری اُس کو پہچانتا ہے اور اگر اس نے تھیو سانگ کو دیکھ لیا تو معاملہ گڑبڑ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ ایک خاص منصوبے پر عمل کرتے ہوتے شاہی محل کی پچھلی دیوار کی طرف آ گیا۔ یہ کافی اُونچی دیوار تھی۔ دُور کونے پر ایک سپاہی پہرہ دے رہا تھا۔ تھیو سانگ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا گیا۔ چند قدم چلنے کے بعد اُسے ایک جگہ چھوٹا سا خشک نالہ نظر آیا جو دیوار میں بنا ہُوا تھا۔ شاید یہ برسات کے پانی کو باہر نکالنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ تھیو سانگ نے انگلی اپنی گردن سے لگا کر اپنے آپ کو چھوٹا بنایا اور نالے میں سے گزر کر دیوار کی دوسری طرف شاہی محل کے باغ میں آ گیا۔ یہاں سامنے محل کے برآمدوں میں شمع دانوں میں شمعیں روشن کر دی گئی تھیں۔ نوکر اور خادمائیں اِدھر اُدھر چل رہی تھیں۔ تھیو سانگ کو شاہی محل کے تہہ خانے میں جانا تھا جہاں اصلی وزیر کو قید کیا گیا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تہہ خانہ کدھر ہے؟ یہ بات تھیوسانگ کسی سپاہی ہی سے پوچھ سکتا تھا۔ اس کے لیے بھی ایک ترکیب تھیوسانگ کے ذہن میں تھی۔ وہ محل کے کونے کی طرف چلا۔ ایک جگہ درخت تھے۔ وہ اِن میں آگیا اور انگلی لگا کر پھر سے بڑا ہو گیا۔ اب وہ کسی سپاہی کا انتظار کرنے لگا۔ ایک سپاہی پہرہ دیتا ہوا تھوڑی تھوڑی دیر بعد اُدھر سے گزرتا تھا۔ تھیوسانگ اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ جونہی وہ اس کے قریب سے گزرا تھیوسانگ پیچھے سے لپکا۔ اِس سے پہلے کہ سپاہی پلٹ کر دیکھتا۔ تھیوسانگ نے اس کی گردن سے اپنی انگلی لگا دی۔ سپاہی ایک سیکنڈ میں چھوٹا سا ہوگیا۔ سپاہی سکتے میں آ گیا کہ یہ اِسے کیا ہوگیا ہے۔ تھیوسانگ نے اِسے اپنی ہتھیلی پر اُٹھا لیا اور کہا۔

"اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ بادشاہ نے اصلی وزیر کو تہہ خانے میں کس جگہ قید کر رکھا ہے اور تہہ خانے کو راستہ کون سا جاتا ہے تو میں تجھے پھر سے بڑا کر دوں گا۔ ورنہ تم باقی ساری زندگی اسی طرح چوہا بن کر زندہ رہو گے۔"

سپاہی نے ہاتھ باندھ کر باریک آواز میں کہا۔

"اے عظیم جادوگر! میری جان بخشی کر دے۔ میں تمہیں ابھی سب کچھ بتائے دیتا ہوں۔"

اور پھر سپاہی نے تھیوسانگ کو وہ سب کچھ بتا دیا جس کی اِسے ضرورت تھی۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"جب تک میں اپنا کام پورا نہیں کر لیتا تم چھوٹے قد کے ہی رہو گے۔ لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ واپسی پر تمہیں بڑا کرتا جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ نے چھوٹے سے سپاہی کو وہیں ایک گڑھے میں ڈال کر اوپر پتھر رکھ دیا اور اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلا۔ وہ محل کے تیسرے کونے کی طرف آگیا۔ یہاں ایک جنگلہ زمین میں لگا تھا۔ تھیوسانگ نے اس جنگلے کو اُٹھایا۔ نیچے ایک سرنگ نکل آئی۔ سپاہی نے اِسے اسی خفیہ راستے کے بارے میں بتایا تھا۔ تھیوسانگ سرنگ میں اُتر گیا اور اندھیرے میں گزرتا ہوا ایک تہہ خانے کے دروازے کے پاس آگیا۔ یہاں اِسے دو سپاہیوں کے آپس میں باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ تھیوسانگ ایک طرف ہو گیا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ سامنے ایک کوٹھڑی پر تالا لگا ہے۔ اس کے باہر دو سپاہی سٹولوں پر بیٹھے ایک دوسرے سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں۔ تھیوسانگ نے زمین پر ہلکی سی کنکر پھینکی۔ دونوں سپاہیوں نے چونک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر اس طرف دیکھا۔ تھیوسانگ اندھیرے میں تھا۔ ایک سپاہی نے کہا۔

"یہ کیسی آواز تھی؟"

دوسرا سپاہی بولا۔

"میں جاکر دیکھتا ہوں۔"

دوسرا سپاہی نیزہ ہاتھ میں لیے سُرنگ میں آگے بڑھا جب وہ تھیوسانگ کے قریب سے گزرا تو تھیوسانگ نے اُس کے جسم سے اپنی انگلی لگا دی۔ سپاہی ایک دم چوہے سے بھی چھوٹا ہوگیا۔ تھیوسانگ نے جلدی سے اِسے اُٹھا کر جیب میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب سپاہی واپس نہ آیا تو پہلا سپاہی اس کو آواز دیتا۔ اس کے پیچھے گیا۔ وہ بھی جب تھیوسانگ کے قریب سے گزرنے لگا تو اچانک اس کی نگاہ تھیوسانگ پر پڑ گئی۔ اس نے نیزہ اُٹھا کر تھیوسانگ پر حملہ کر دیا۔ تھیوسانگ جلدی سے بیٹھ گیا اور اُچھل کر اپنی انگلی سپاہی کی پنڈلی سے لگا دی۔ یہ سپاہی بھی چھوٹا سا بن گیا اور تھیوسانگ نے اِسے بھی اپنی دوسری جیب میں رکھ لیا۔ اب وہ کوٹھڑی کی طرف بڑھا۔ تالا ہاتھ کے ایک جھٹکے سے توڑ ڈالا اور دروازہ کھول کر کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔

کوٹھڑی میں دیا جل رہا تھا اور اصلی وزیر بے بسی کے عالم میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اس کی ڈاڑھی بڑھ آئی تھی۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"وزیر صاحب تم نے مجھے ضرور پہچان لیا ہوگا میں بے ہوش آدمی ہوں۔ جسے تم مندر کے تہہ خانے سے نکال کر لائے تھے اور جس کو ہوش میں لانے کے لیے تم دوا لینے شاہی حکیم کی طرف گئے اور بادشاہ کے سپاہیوں نے تمہیں گرفتار کر لیا۔ میرا نام تھیوسانگ ہے۔ میں تمہیں یہاں سے نکالنے آیا ہوں۔"

وزیر اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ مگر نا امید سا ہو کر کہنے لگا۔

"میرے بھائی! اس محل سے میرا نکلنا بڑا مشکل ہے۔ تم اپنی جان خطرے میں نہ ڈالو۔"

تھیوسانگ بولا۔

"تم نے بھی تو اپنی جان خطرے میں ڈالی تھی۔ اب میرے ساتھ آؤ۔ میں نے سارا بندوبست کر رکھا ہے۔"

تھیوسانگ وزیر کو ساتھ لے کر سُرنگ میں سے باہر شاہی باغ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یں نکل آیا۔ اس نے جیب سے دونوں ننھے سپاہیوں
نکال کر سرنگ میں پھینک دیا۔ اصلی وزیر نے اتنے چھوٹے
چھوٹے انسانوں کو دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں
تھیوسانگ بولا۔

"یہ میرے پاس ایک جادو ہے۔ یہ سارا اسی کا کرشمہ
ہے۔ اب میں تمہیں اور اپنے آپ کو بھی اتنا چھوٹا
بنا رہا ہوں۔"

اصلی وزیر نے کسی قدر گھبراہٹ سے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں — میں اتنا چھوٹا نہیں بنوں گا۔ کیا
معلوم تم دوبارہ مجھے جادو کے ذریعے بڑا نہ کر
سکو۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"خدا کے لیے یہ بحث کرنے کا وقت نہیں ہے۔
میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم محل سے نکلتے ہی
دوبارہ بڑے ہو جاؤ گے۔"

اور اس سے پہلے کہ وزیر کچھ کہتا۔ تھیوسانگ نے
انگلی اس کے جسم سے لگا دی وزیر پلک جھپکنے میں
سا ہوگیا۔ تھیوسانگ نے اسے اٹھا کر جیب میں رکھ
اور تیزی سے بھاگ کر شاہی باغ کی دیوار کے پاس آ

بڑ آگیا۔ جہاں سے برساتی نالہ باہر جاتا تھا۔ اب تھیوسانگ
نے یہاں آکر خود کو بھی چھوٹا بنایا اور پھر برساتی نالے میں
سے آسانی سے نکل کر باہر کھلے میدان میں آگیا۔ محل سے
باہر آتے ہی تھیوسانگ نے اپنے آپ کو پھر سے بڑا کر
لیا اور کھیتوں کی طرف دوڑ پڑا۔ کافی دور جا کر وہ رک
گیا۔ اس نے جیب سے اصلی وزیر کو نکالا اور اس کے ساتھ
انگلی لگا کر اسے پھر سے بڑا کر دیا۔

اصلی وزیر تو دنگ رہ گیا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں
آ رہا تھا۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"وزیر صاحب! یہ وقت حیران ہونے کا نہیں ہے
میرے ساتھ خانقاہ کی طرف چلو۔ وہاں تمہارا دوست
مجاور تمہاری راہ دیکھ رہا ہے۔"

وہ دونوں رات کے اندھیرے میں خانقاہ کی جانب تیز
تیز چلنے لگے۔ مجاور نے تھیوسانگ اور اصلی وزیر کو دیکھا
تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ تھیوسانگ نے وزیر
کو اپنی بہن سے بھی ملوایا اور کہا۔

"یہ بھی تہہ خانے میں میرے ساتھ والی کوٹھری
میں قید تھی۔ میں اسے بھی وہاں سے نکال لایا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر اس کے بال مونڈ دیئے جانے سے اس کی طاقت عارضی طور پر جاتی رہی ہے۔"

اصلی وزیر بولا۔

"جو کچھ میں دیکھ چکا ہوں۔ اور جو کچھ میں سن رہا ہوں اس پر اعتبار نہیں آ رہا۔ مگر کیا کروں۔ اپنی آنکھوں سے اپنے آپ کو چوہے جتنا چھوٹا بنتے دیکھا ہے۔ کیسے اعتبار نہ کروں۔"

تب تھیوسانگ نے مجاور کو اپنی خفیہ طاقت کے بارے میں بتا دیا اور بولا۔

"اگر میرے پاس یہ طاقت نہ ہوتی تو میں وزیر کو کبھی شاہی قید خانے سے بچا کر نہیں لا سکتا تھا۔"

وزیر نے سوال کیا۔

"کیا جولی سانگ کے پاس بھی ایسی ہی خفیہ طاقت ہے؟"

اب تھیوسانگ نے کہا۔

"ہمارے مجاور بھائی کی زبانی مجھے معلوم ہوا ہے کہ عیار پجاری آگ میں زندہ رہتا ہے اور اس شعبدہ بازی کو دکھا کر اس نے بادشاہ کی

خوشنودی حاصل کی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اس نے جولی سانگ کی طاقت کو اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔ جب تک جولی سانگ کے سر پہ ایک انگلی کے برابر بال نہیں اُگ آتے یہ طاقت عیار پجاری کے پاس ہی رہے گی اور آگ اس پر اثر نہیں کرے گی۔ کیونکہ ہم دونوں بہن بھائیوں پر آگ اثر نہیں کرتی۔ لیکن جب جولی سانگ کے سر پہ بال اُگ کر انگلی کے برابر ہو گئے تو پجاری کی طاقت ختم ہو جائے گی اور وہ پھر آگ میں جل سکتا ہے۔"

وزیر اور مجاور حیرانی سے تھیوسانگ اور جولی سانگ کو دیکھنے لگے۔ وزیر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں عیار پجاری کی موت کے لیے ابھی اس وقت انتظار کرنا پڑے گا۔ جب تک کہ جولی سانگ کے سر پہ بال نہیں اُگ آتے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"ہاں۔ اگر آپ عیار پجاری کو آگ میں ہی جلانا چاہتے ہیں۔ تو پھر تو انتظار کرنا پڑے گا۔ لیکن میں اسے محل میں جا کر بھی ختم کر سکتا ہوں۔ بلکہ چھوٹا بنا کر لا سکتا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وزیر نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی ہمیں انتظار ہی کرنا چاہیئے۔ میرے ذہن میں ایک منصوبہ ہے۔ عیار پجاری خود ہی اپنی موت کو گلے لگائے گا۔ ہمیں اس کو مارنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔"

تھیوسانگ نے جولی سانگ سے رائے طلب کی۔ جولی سانگ کہنے لگی۔

"ہمیں عنبر کو بھی ڈھونڈھنا ہے اور وہ ضرور اسی شہر میں کسی جگہ مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ اس لیے بہتر ہے کہ اس خانقاہ میں کچھ دیر انتظار کیا جائے۔"

چنانچہ انہوں نے طے کر لیا کہ وہ ابھی خانقاہ میں ہی رہیں گے ——— اور تھیوسانگ اپنے طور پر عنبر کی تلاش جاری رکھے گا۔ جبکہ وزیر اور جولی سانگ خانقاہ کی کوٹھڑیوں میں چھپے رہیں گے۔ مجاور اور وزیر نے تھیوسانگ سے عنبر کے بارے میں پوچھا کہ اس کے پاس کون سی طاقت ہے

تھیوسانگ نے کہا۔

"جب وہ مل جائے گا تو تمہیں خود بخود بتا دے گا۔ ہمیں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اپنی اور جولی سانگ کی طاقت کے بارے میں تمہیں اس لیے

بتا دیا کہ یہ طاقت تم پر ظاہر ہو چکی تھی۔ اور اسے بتانا ضروری بھی تھا۔"

تھیوسانگ نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ رات کے وقت شہر میں بھیس بدل کر جایا کرے گا اور عنبر کا سراغ لگانے کی کوشش کرے گا۔ اِدھر جب بادشاہ کو خبر ملی اصلی وزیر جیل سے بھاگ گیا ہے اور شاہی محل میں تین سپاہی اتنے چھوٹے ہو گئے ہیں کہ وہ چوہوں جتنے ہو گئے ہیں۔ تو بادشاہ غصے میں بپھر گیا۔ وزیر پجاری کو اب اپنی فکر پڑ گئی۔ وہ بھاگا بھاگا مندر آیا۔ معلوم ہوا کہ پہلے تھیوسانگ غائب ہوا تھا اور اب جولی سانگ بھی غائب ہے۔ عیار پجاری کو چھوٹے پجاری نے سارا واقعہ سنایا دیا۔ کہ کس طرح اسے چھوٹا بنا دیا گیا تھا۔ اس نے جو حلیہ بتایا وہ تھیوسانگ کا تھا۔ عیار پجاری سمجھ گیا کہ تھیوسانگ کے پاس کوئی خطرناک طلسم ہے۔ وہ بھاگ کر بادشاہ کے پاس آگیا۔ اور اسے بتایا کہ شہر میں ایک جادوگر آگیا ہے۔ جس نے سپاہیوں کو چھوٹا بنا کر وزیر کو جیل سے فرار کرا دیا ہے۔ بادشاہ نے غضبناک ہو کر کہا۔

"ان تینوں چوہے ایسے سپاہیوں کو کنوئیں میں پھینک دیا جائے۔ اور وزیر کو فوراً پکڑ کر میرے سامنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حاضر کیا جائے۔"

پھر پجاری کی طرف دیکھ کر نرمی سے بولا۔

"مہاراج! آپ کے پاس اتنی طاقت ہے۔ اتنا جادو ہے آپ اپنے جادو کی مدد سے وزیر کو کیوں نہیں پکڑتے؟"

عیار پجاری کہنے لگا۔

"بادشاہ سلامت! میں کوشش کروں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔ وزیر بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتا۔"

عیار پجاری کو اب یہ فکر پڑ گیا کہ کہیں اس کی طاقت اس کے پاس سے نہ چلی جائے۔ کیونکہ جی سانگ اور تھیو سانگ میں سے کوئی بھی اس کے پاس نہیں تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ تیسری غیبی عورت جو اس کے پاس مندر میں بے ہوش پڑی ہے اس کو مار ڈالنا چاہیئے۔ کہیں اس کو ہوش آ گیا تو وہ اس کے لیے مصیبت نہ بن جائے۔

چنانچہ اسی رات عیار پجاری خنجر لے کر مندر کی طرف چل پڑا۔ وہ اندھیرے میں سیدھا تہہ خانے کی طرف گیا۔ سیڑھیاں اُتر کر اس نے ماریا والی کوٹھڑی کھول دی۔ ماریا صندوق میں ابھی تک بے ہوش پڑی تھی۔ ماریا اس عیار پجاری کے طلسم کی وجہ سے بے ہوش ہو کر ظاہر ہو گئی تھی۔ پجاری کے یونانی گورد

کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ ماریا کو مار نہیں سکتا اور اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اس نے صندوق کا ڈھکنا کھول دیا۔ ماریا بے ہوش تھی۔ عیار پجاری کو اپنی جان کی بھی فکر تھی۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ اور خنجر والا ہاتھ بلند کر کے خنجر بے ہوش ماریا کے سینے میں گھونپ دیا۔ ایک چیخ کی آواز بلند ہوئی اور ماریا کا جسم غائب ہو گیا۔ پجاری دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔ صندوق خالی پڑا تھا۔ ماریا کی لاش وہاں نہیں تھی۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھوپڑی رگڑو

خنجر پجاری کے ہاتھ میں تھا۔

وہ گھبرا گیا کہ کہیں اس پر یہ غیبی لاش کوئی جادو نہ کر دے۔ وہ تہہ خانے سے بھاگ کر سیدھا اپنے محل کو چلا گیا۔ ماریا کے سینے میں جب خنجر لگا تو اس میں طلسم کی وجہ سے دو تبدیلیاں آگئیں۔ مر تو وہ سکتی نہیں تھی۔ پہلی تبدیلی یہ آئی کہ وہ پھر سے غائب ہو گئی۔ دوسری تبدیلی یہ آئی کہ اس کا ذہن بیدار ہو گیا۔ اسے کیٹی اور تھیوسانگ کی خوشبو آنے لگی۔ کیونکہ وہ دونوں اسی شہر میں تھے۔ عنبر کی خوشبو اس لیے نہ آئی کہ وہ بیل کی مورتی بنا ہوا تھا۔ اور جولی سانگ کی خوشبو اس لیے نہ آئی کہ ماریا کا ابھی جولی سانگ سے تعارف نہیں ہوا تھا اور وہ جولی سانگ کی خوشبو سے واقف نہیں تھی۔ اور ناگ وہاں پر تھا ہی نہیں۔ اسے عیار پجاری کا جادوگر گرو اپنے ساتھ بوتل میں بند کر کے یونان لے جا چکا تھا۔ مگر ایک اور تبدیلی ماریا نے یہ محسوس کی کہ وہ حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ غائب تھی مگر ایک مردہ لاش کی طرح وہیں تہہ خانے کی فضا میں معلق ہو گئی تھی یعنی لٹک سی گئی تھی۔ نہ آگے حرکت کر سکتی تھی نہ پیچھے حرکت کر سکتی تھی۔ نہ نیچے اتر سکتی تھی نہ اوپر فضا میں اُڑ سکتی تھی۔ ویسے ماریا کو پورا ہوش آ گیا تھا۔ اسے سب کچھ یاد آ چکا تھا کہ پجاری کے گرو نے اس پر پانی کا پیالہ پھینکا تھا جس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ناگ کو بھی اسی یونانی گورو نے ہی قید کر رکھا ہوگا۔ مگر ابھی تو ماریا کی یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ کدھر جائے؟ وہ تو فضا میں لٹک گئی تھی۔ اسے کیٹی اور تھیوسانگ کی خوشبو آ رہی تھی۔ اس سے اسے بڑا حوصلہ ہوا کہ کیٹی اور تھیوسانگ اسی شہر میں ہیں۔ اگرچہ عنبر اور ناگ کی خوشبو اسے نہیں آ رہی تھی۔

ماریا نے دو تین بار آگے ہلنے کی کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اور اپنے جسم کو حرکت نہ دے سکی۔ اسے اپنے اوپر افسوس ہونے لگا۔ یہ تو موت سے بھی بُری حالت تھی۔ وہ نہ زندہ تھی نہ مردہ۔ بس ایک بے حس زندہ لاش کی طرح فضا میں معلق تھی۔ اب ایسا ہوا کہ تہہ خانے میں اُوپر سے ہوا کا جھونکا آیا۔ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا تھا۔ یہ جھونکا کوٹھڑی میں بھی آ گیا۔ ہوا کے اس جھونکے نے ماریا کو اس طرح ایک طرف بڑھا دیا جس طرح پانی کی لہر تیرتی ہوئی لکڑی کی گیلی کو ایک طرف لے جاتی ہے۔ ماریا اپنے آپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوٹھڑی سے تیرتی ہوئی باہر آگئی۔ ہوا کا ایک اور جھونکا آیا اور وہ ہوا کے دوش پر تیرتی ہوئی تہہ خانے کے زینے کے اوپر سے ہوتی ہوئی باہر مندر کے دالان میں آگئی۔ مندر میں کہیں کہیں دیئے جل رہے تھے۔ بیل کے بت کے آگے آگ جل رہی تھی۔ کچھ پجاری بیٹھے اشلوک پڑھ رہے تھے۔ جہاں آگ جلتی ہے وہاں ہوا گرم ہو کر اوپر کو اُٹھتی ہے۔ ہوا کے اوپر اُٹھنے سے وہاں خلاء پیدا ہو جاتا ہے اور اِس خلاء کو پُر کرنے کے لیے دوسری طرف سے ہوا تیزی سے آگے بڑھتی ہے۔ یوں جہاں آگ جل رہی ہو وہاں ہوا مسلسل حرکت میں رہتی ہے۔ اسی وجہ سے مندر کے دالان میں بھی ہوا اِدھر سے اُدھر چل رہی تھی۔ اس ہوا نے ماریا کو آہستہ آہستہ دھکیلتے ہوئے مندر سے باہر نکال دیا۔ اندھیرا چاروں طرف چھایا ہوا تھا۔ مگر ماریا اس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھی۔ ہوا ماریا کو کبھی اوپر اُٹھا دیتی اور کبھی دوسری طرف لے جاتی تھی۔ ماریا کو کیٹی اور تھیوسانگ کی خوشبو برابر آرہی تھی۔ کیٹی کی خوشبو اِسے شاہی محل کی طرف سے آرہی تھی اور تھیوسانگ کی خوشبو اِسے دُور صحرا کی جانب سے آرہی تھی۔ جہاں خانقاہ تھی۔ اور جہاں تھیوسانگ اور جولی سانگ موجود تھے۔ اصلی وزیر بھی وہیں پر تھا۔ ماریا کو ہوا کے جھونکے آہستہ آہستہ دھکیلتے

ہوئے خانقاہ کی طرف لے جانے لگے۔ تھیوسانگ کی خوشبو زیادہ قریب آتی گئی۔ ماریا کو خوشی ہو رہی تھی کہ وہ تھیوسانگ کے قریب ہوتی جا رہی ہے۔ چاہے کچھ بھی ہو کم از کم وہ تھیوسانگ کو دیکھ تو لے گی۔ ہو سکتا ہے پھر کوئی ایسا طریقہ بھی نکل آئے کہ ماریا ٹھیک بھی ہو جائے۔

رات کے وقت ہوا صحراؤں میں کچھ تیز ہی چلتی ہے۔ آخر ماریا نے دُور سے درختوں کے جھُنڈ کو دیکھا۔ ہوا اِسے اِس جھُنڈ کی طرف لے جا رہی تھی۔ تھیوسانگ کی خوشبو اسی جھُنڈ میں سے آرہی تھی۔ جب ماریا درختوں کے قریب پہنچی تو اس کا جسم بھاری تھا اور مادی حالت میں تھا یعنی وہ غائب ہو کر بھی ایسی نہیں تھی کہ جیسی پہلے ہُوا کرتی تھی۔ اور پتھر میں سے بھی شعاعوں کی طرح گزر جاتی تھی۔ اب اس کا جسم باقاعدہ بوجھل اور بھاری تھا۔ اگرچہ وہ کسی کو نظر نہیں آتا تھا۔ ماریا کو بھی اپنا جسم نظر نہیں آرہا تھا۔ مگر وہ اپنے جسم پر ہاتھ رکھ کر اِسے محسوس کر سکتی تھی۔ ماریا درختوں کی شاخوں میں اِس طرح اُلجھ گئی تھی جس طرح کسی نہر میں گھاس پھوس بہتے بہتے کسی جنگلے کے ساتھ اٹک جاتا ہے۔ ماریا نے نیچے دیکھا۔ نیچے ایک گنبد والی خانقاہ تھی۔ تھیوسانگ کی خوشبو اسی خانقاہ سے آرہی تھی۔ ماریا نے زور سے تھیوسانگ کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو آواز دینی چاہی مگر اس کے حلق سے آواز نہ نکل سکی۔ یہ اس نے تجربہ بھی کرنا چاہا تھا۔ مگر اس کی آواز بند ہو چکی تھی۔ ماریا نے مایوس ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب اس نے اپنے آپ کو قسمت اور ہوا کی لہروں کے سپرد کر دیا۔ جو قسمت دکھائے اُسے دیکھنا تھا۔ جدھر ہوا لے جائے اسے نکل جانا تھا۔ چونکہ تھیو سانگ کی تیز خوشبو خانقاہ میں سے آ رہی تھی۔ اس لیے ماریا نے کوشش کی کہ وہ خانقاہ کے درختوں میں ہی الجھی رہے۔ اور ہوا اسے آگے نہ لے جائے۔ ماریا نے ہوا کے جھونکوں کی مدد سے اپنے آپ کو درخت کی شاخوں میں اس طرح اُلجھا لیا کہ وہ تیز آندھی میں بھی وہاں سے نہیں نکل سکتی تھی۔

ساری رات ماریا درخت کی شاخوں میں پڑی رہی۔ جب صبح ہوئی تو اچانک اس کی نظر تھیو سانگ پر پڑی۔ وہ وزیر اور مجاور کے ساتھ خانقاہ سے باہر نکل رہا تھا۔ تھیو سانگ کو دیکھ کر ماریا کو بے حد خوشی ہوئی۔ پھر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کیونکہ وہ تھیو سانگ سے بات نہیں کر سکتی تھی۔ مگر ان کی باتیں سن سکتی تھی۔

تھیو سانگ کہہ رہا تھا۔

"وزیر صاحب کو خانقاہ سے باہر نہیں آنا چاہیئے۔

کیونکہ بادشاہ کے سپاہی اِدھر آ کر اسے پکڑ سکتے ہیں۔"

مجاور نے بھی تھیو سانگ کی تائید کی۔ وزیر نے کہا۔

"تمہاری ایک ساتھی کیٹی وزیر کے محل میں ہی ہے۔ اس کو اب وہاں کس لیے رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کہیں پجاری اس کا بھی دشمن نہ بن جائے۔"

ماریا سمجھ گئی کہ کیٹی محل میں ہے اور تھیو سانگ کی مرضی سے وہاں رکھی گئی ہے۔

تھیو سانگ نے کہا۔

"جب تک عیار پجاری کو ختم نہیں کر دیا جاتا اور رعایا کو اس کے ظلم و ستم سے نجات نہیں مل جاتی۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ محل میں ہی رہے۔ مگر وہ کئی روز سے مجھے ملنے یہاں نہیں آئی۔"

مجاور بولا۔

"ہو سکتا ہے کیٹی کسی موقع کی تلاش میں ہو۔ اس کو معلوم ہے کہ تھیو سانگ خانقاہ میں ہی ہے۔ وہ موقع ملتے ہی اِدھر ضرور آئے گی۔"

وزیر کہنے لگا۔

"میرے ذہن میں جو منصوبہ ہے اب میں تم لوگوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو بتاتا ہوں۔"

اس کے بعد اصلی وزیر نے انہیں اپنا منصوبہ بتایا۔ منصوبہ اس قدر خطرناک اور دلچسپ تھا کہ تھیوسانگ اور مجاور دونوں بہت خوش ہوئے۔ خانقاہ کے اوپر درخت کی شاخوں میں رکی ہوئی ماریا بڑے غور سے سب کچھ سن رہی تھی۔ تھیوسانگ نے اسی وقت منصوبے پر عمل کرنے کی منظوری دے دی۔ مجاور بولا۔

"مگر افسوس ہے کہ ہمیں جولی سانگ کے بالوں کے اُگنے کا انتظار کرنا ہو گا۔"

وزیر بولا۔

"اس کے لیے یہی ایک شرط ہے۔ کیوں کہ جب جولی سانگ کے بال اُگیں گے تب ہی عیار پجاری کی آگ میں زندہ رہنے کی طاقت ختم ہو گی۔"

مجاور نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک خیال آیا ہے۔"

تھیوسانگ اور وزیر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"وہ کیا؟" تھیوسانگ نے پوچھا۔

مجاور بولا۔

"میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر کسی پرانے مُردے کی کھوپڑی کو جسم کے کسی حصے پر دس بار رگڑا جائے تو وہاں بال اُگ آتے ہیں۔"

تھیوسانگ اور وزیر نے ایک ساتھ کہا۔

"کیا پرانا مُردہ مل جائے گا؟"

مجاور کہنے لگا۔

"مُردہ اسی قبر میں پڑا ہے۔ یہ سینکڑوں برس پُرانا ہے۔ کیوں نہ اس کی کھوپڑی کو جولی سانگ کے سر پر رگڑا جائے۔"

وزیر بولا۔

"دیر کس بات کی ہے۔ ابھی تجربہ کر کے دیکھ لیتے ہیں۔"

تھیوسانگ اور مجاور قبر کے طاق میں سے اندر گئے۔ مجاور نے مُردے کی کھوپڑی اُٹھا لی۔ اور باہر آگیا۔ ماریا حیران ہوئی کہ یہ جولی سانگ کون ہے۔ جس کے سر پر یہ لوگ کھوپڑی رگڑنا چاہتے ہیں۔ اس کا نام تھیوسانگ جیسا ہے۔ ماریا سوچنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ یہ جُولی سانگ کہاں سے آ گئی ہے؟ کہیں یہ
تھیو سانگ کی بہن تو نہیں؟ ماریا یہ سب کچھ
درختوں میں پھنسی ہوئی سوچ رہی تھی؟ مجاور
تھیو سانگ اور وزیر مُردے کی کھوپڑی لے
کر جُولی سانگ کی کوٹھڑی میں آ گئے۔ اِسے
ساری بات سمجھائی ——— جُولی سانگ نے
کہا۔

"اس طرح بال نہیں اُگا کرتے۔ یہ محض
وہم ہے۔"
مجاور نے کہا۔

"یہ وہم نہیں بلکہ طلسم ہے۔ ہم نے بزرگوں
سے ایسا ہی سُنا ہے ——— تم تجربہ
کر کے دیکھ لو۔ اس میں حرج ہی کیا
ہے۔"
تھیو سانگ نے بھی کہا۔

"ہاں جُولی سانگ۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔"
جُولی سانگ نے سر پر سے کپڑا اتار کر کہا۔
"تو پھر تجربہ کر کے دیکھ لو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔"
تھیو سانگ نے مُردے کی کھوپڑی لے کر جُولی سانگ

[کے] گنجے سر پر آہستہ آہستہ رگڑنا شروع کر دیا۔ اِس
دس بار کھوپڑی کو رگڑا۔ پھر جولی سانگ کے
[گنجے] سر کو غور سے دیکھنے لگے وہاں کوئی بال نہیں اُگا تھا

[جُو]لی سانگ بولی۔
"میں نہ کہتی تھی کہ یہ محض وہم ہے ایسا کبھی
نہیں ہو سکتا۔"

[تھ]یو سانگ بولا۔ "افسوس کہ ہمیں کامیابی نہ ہوئی
چلو دوست اِسے واپس قبر میں رکھ
آتے ہیں۔"

[مج]اور، تھیو سانگ اور وزیر کوٹھڑی سے نکل کر قبر کی
[ط]رف آ گئے اور مجاور نے کھوپڑی مردے کے
ڈھانچے کے پاس قبر میں رکھ دی اور وہ دونوں
مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ تھیو سانگ کہنے لگا۔

"اب تو ہمیں مہینہ ڈیڑھ مہینہ انتظار کرنا پڑے
گا۔ اِس سے کم عرصے میں جولی سانگ کے سر
پر انگلی بھر اونچے بال نہیں اُگ سکتے"

ماریا درختوں کی شاخوں میں اٹکی ہوئی تھی ہوا اس
کے جسم سے ٹکرا کر گذر جاتی مگر شاخیں اِسے اپنے
ساتھ لگائے ہوئے تھیں وہ سمجھ گئی کہ تھیو سانگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنے تجربے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اسے جولی
سانگ کو دیکھنے کی خواہش تھی کہ یہ کون لڑکی ہے
جس کا نام تھیو سانگ جیسا ہی ہے۔ اتنے میں کوٹھڑی
کا دروازہ کھلا اور جولی سانگ کی آواز آئی۔

"تھیو سانگ بھائی! میرے بال اُگ آئے
سب نے چونک کر دیکھا۔ جولی سانگ کوٹھڑی کے
دروازے میں کھڑی تھی اور اِس کے سنہری
لمبے بال لہرا رہے تھے۔ تھیو سانگ نے اُٹھ کر
اپنی بہن کا ماتھا چوم لیا۔ وزیر اور مجاور کی بھی
خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ مجاور بولا۔

"دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ بزرگوں کا
کہنا کبھی غلط نہیں ہو سکتا"۔
جولی سانگ کہنے لگی۔

"میں بھی نا اُمید ہو گئی تھی کہ اچانک میرے
سر پر بال اُگنے لگے اور دیکھتے دیکھتے
وہ اتنے لمبے ہو گئے کہ میں دنگ رہ
گئی۔

ماریا نے درخت کی شاخوں میں سے غور سے
جولی سانگ کو دیکھا۔

وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ جولی سانگ ایک
تو بہت خوبصورت تھی۔ دوسرے یہ کہ اِس کی
شکل تھیو سانگ کے بہت ملتی تھی۔ اِس کا مطلب
تھا کہ وہ تھیو سانگ کی بہن ہے۔ ماریا کا دل بے
اختیار جولی سانگ سے ملنے کو چاہا مگر وہ مجبور تھی۔
اپنی جگہ سے اپنی مرضی کے ساتھ ذرا سی بھی
حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"اب ہمیں اپنے منصوبے پر عمل شروع کر
دینا چاہیے
مجاور بولا۔

مگر پہلے اس بات کی تصدیق ہو جانی چاہیے
کہ کیا بالوں کے ساتھ جولی کی طاقت واپس
آگئی ہے کہ نہیں"۔

وزیر نے بھی اِس خیال کی تائید کی۔ تھیو سانگ
نے جولی سانگ سے کہا

"جولی سانگ بہن! ذرا اپنی طاقت کا تجربہ کرو
جب تھیو سانگ نے خود جولی سانگ کو بہن کہہ کر پکارا تو
اب یہ بات ثابت ہو گئی کہ جولی سانگ تھیو سانگ
کی بہن ہے ہو سکتا ہے وہ خلائی دنیا سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہماری دنیا میں آگئی ہو۔ کیونکہ تھیو سانگ خلائی مخلوق تھی۔ اب ماریا یہ دیکھنا چاہتی تھی۔ کہ جولی سانگ کے پاس کون سی طاقت ہے۔ جولی سانگ نے کہا "میں سب کے سامنے اپنی طاقت نہیں آزما سکتی کیونکہ یہ میرا راز ہے۔ میں اندر کوٹھڑی میں جاکر تجربہ کرتی ہوں۔

وزیر نے کہا۔ "ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جولی سانگ کوٹھڑی میں چلی گئی۔ کوٹھڑی کے کونے میں ایک مٹی کا بہت بڑا مٹکا گیہوں سے بھرا ہوا رکھا تھا۔ جولی سانگ نے اپنی آنکھ سے سفید روشنی کی شعاع کو نکال کر مٹکے پر ڈالی اور پھر اسے اوپر اٹھایا۔ بھاری بھرکم مٹکا جولی سانگ کی شعاع کے ساتھ ہی اوپر اٹھتا چلا گیا جولی سانگ نے نظر نیچی کی تو مٹکا بھی نیچے آگیا۔ اب جولی سانگ نے کونے میں پڑے ایک پتھر پر اپنی آنکھ سے نیلی شعاع نکال کر ڈالی تو وہ پتھر ایک دھماکے سے پھٹ گیا۔

دھماکے کی آواز تھیو سانگ نے سنی تو سمجھ گیا کہ جولی سانگ کی طاقت واپس آگئی ہے۔ اس نے وزیر اور مجاور کو بتایا کہ جولی سانگ کی طاقت واپس آگئی ہے۔ وزیر اور مجاور بھی بہت خوش ہوئے۔ اب جولی سانگ باہر آگئی۔ آگ میں نہ جلنے والی طاقت کا ان سب لوگوں کو پہلے ہی سے علم تھا۔ چنانچہ اسے چھپانے کی ضرورت نہیں تھی۔ جولی سانگ نے کہا

"آگ جلاؤ میں اپنی تیسری طاقت بھی آزمانا چاہتی ہوں۔"

مجاور نے فوراً موم بتی روشن کر دی۔ جولی سانگ نے اپنا ہاتھ الٹا کر کے موم بتی کے شعلے پر رکھ دیا۔ جولی سانگ کو ذرا سی بھی جلن محسوس نہ ہوئی۔ اس نے ایک منٹ تک اپنا ہاتھ موم بتی کے شعلے پر رہنے دیا۔ پھر پیچھے ہٹایا تو ہاتھ پر آگ کا ذرا سا بھی نشان نہیں تھا۔ سب نے خوشی کا نعرہ لگایا۔ وزیر کہنے لگا۔

"جولی سانگ کی طاقت کے واپس آجانے کا مطلب یہ ہے کہ عیارہ بجاری کی طاقت چھین لی گئی ہے اب وہ آگ میں جل کر بھسم ہو جائے گا۔ میرے منصوبے پر عمل کرنے کا وقت آگیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ نے کہا۔

"ہمیں ابھی شاہی محل کی طرف روانہ ہو جانا چاہیے۔ دیر نہیں کرنی چاہیے"

جولی سانگ اور مجاور خانقاہ میں ہی رہے اور تھیوسانگ وزیر کو لے کر شاہی محل کی طرف چل پڑا۔ ماریا اتنا سمجھ گئی تھی کہ یہ لوگ عیار بجاری کو شکست دینے جا رہے ہیں۔ جس نے خود ماریا اور ناگ پر بھی بھیانک مُصیبت نازل کر دی ہوئی تھی۔ وہ سوچنے لگی کہ ہو سکتا ہے کہ بجاری کے مرجانے سے اِس کا طلسم بھی ٹوٹ جائے۔ جولی سانگ بھی اندر چلی گئی مجاور خانقاہ کے برآمدے میں ہی بیٹھ گیا۔ ماریا درخت کی شاخوں میں اٹکی ہوئی تھیوسانگ اور وزیر کی واپسی کا انتظار کرنے لگی۔

دن کا وقت تھا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ تھوڑی دور درختوں میں چلنے کے بعد اپنے منصوبے کے مطابق تھیوسانگ نے وزیر کو انگلی لگا کر چھوٹا سا بنایا اور اپنی جیب میں رکھ لیا پھر وہ سیدھا بادشاہ کے محل کے دروازے پر آگیا۔ اس نے دربان سے کہا کہ وہ بادشاہ سے ملنا چاہتا ہے۔ دربان نے

حقارت سے کہا۔

"بھاگ یہاں سے تو کون ہوتا ہے بادشاہ سے ملنے والا۔"

تھیوسانگ نے آہستہ سے اُنگلی دربان کی گردن پر رکھ دی۔ دربان ایک ننھا سا چوہا بن کر پُھدکنے لگا تھیوسانگ نے فوراً اِسے دوبارہ انگلی لگا کر بڑا کیا اور کہا۔ "کیا اب بھی تو مجھے اندر جانے نہیں دے گا۔"

دربان نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

"ضرور چلا جا بھائی۔ ضرور چلا جا میں روکنے والا کون ہوتا ہوں۔"

تھیوسانگ محل میں داخل ہو گیا اس نے ایک غلام سے معلوم کیا کہ بادشاہ اسوقت اپنے خاص کمرے میں ہے۔ تھیوسانگ نے ایک کنیز کو روک کر پوچھا۔ "بی بی ملکہ صاحبہ کہاں تشریف رکھتی ہیں۔ میں انہیں ایک ضروری پیغام پہنچانے آیا ہوں۔"

کنیز نے ایک کمرے کی رات اشارہ کر کے کہا "ملکہ صاحبہ اِس کمرے میں تشریف رکھتی ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سیانگ جلدی سے اِس کمرے میں گھس گیا۔ ملکہ سلامت تخت پر بیٹھی تھیں۔ اور خادمائیں اِن کو پنکھا کر رہی تھیں۔ سب ایک غیر مرد کو اِس طرح آتے دیکھ کر شور مچانے لگیں۔ تھیو سانگ نے لپک کر ملکہ کی گردن پر اپنی اُنگلی رکھ دی۔ انگلی کے رکھتے ہی ملکہ چھوٹی سی ہو گئی۔ تھیو سانگ نے چھوٹی سی ملکہ کو اٹھا کر دوسری جیب میں ڈالا اور اب بادشاہ کے کمرے میں آگیا۔ بادشاہ اِس وقت اکیلا بیٹھا ضروری احکامات اور فرمان دیکھ رہا اچانک ایک اجنبی کو سامنے دیکھا تو غصّے میں بولا۔

"کون ہے تو گستاخ؟ تجھے اندر آنے کی اجازت کس نے دی۔

تھیو سانگ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں آپکی سلطنت کو تباہی سے بچانے آیا ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کا وزیر بجاری ایک دھوکے باز شخص ہے۔ مداری ہے، وہ آپ کی حکومت کو اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے۔ اور آپ کو قتل کر کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے۔

بادشاہ نے غصّہ کھا کر کہا۔

"مگر تو ہے کون؟ تجھے اندر آنے کی اجازت کیسے ہوئی۔ میں ابھی جلّاد کو بلا کر تجھے قتل کرواتا ہوں۔

تھیو سانگ نے جیب سے ننھی سی چوہیا جتنی ملکہ نکال کر بادشاہ کے سامنے تخت پر رکھ دی۔ ملکہ باریک آواز میں چلا رہی تھی۔ بادشاہ نے ننھی سی ملکہ کو دیکھا تو سکتے میں آگیا۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"اوّل تو آپ مجھے قتل نہیں کروا سکتے۔ اگر مجھے قید میں بھی ڈال دیا تو میرے سوا آپ کی ملکہ کو کوئی پھر سے بڑا نہیں بنا سکتا۔ اب آپ سوچ لیں۔"

بادشاہ اور پریشان ہو گیا۔ اس نے جلدی سے کہا۔

میں تجھے کچھ نہیں کہتا۔ خدا کے لیے میری ملکہ کو بڑا کر دو۔

تھیو سانگ نے کہا۔ اِس لیے آپ کو میری شرط ماننی پڑے گی۔

کون سی شرط ہے۔ جلد بتاؤ ہم اسے پوری کریں گے

تھیو سانگ نے کہا۔۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عیار پجاری نے جو وزیر بنا ہوا ہے
یہ ظاہر کر کے [illegible] ہے۔ آپ پر
سلامت تخت پر بیٹھے [illegible] آگ اس پر اثر
نہیں کر سکتی۔ اگر ایسی بات ہے تو اسے کہیے
کہ میرے سامنے آگ میں اتر کر دکھائے۔ بس
یہی میری ایک شرط ہے۔ بولیں کیا آپ کو منظور
ہے۔

بادشاہ نے کہا۔

"یہ کونسی مشکل بات ہے۔ میں ابھی پجاری صاحب
کو بلا کر یہ تجربہ کر کے دکھلا دیتا ہوں۔ ہمارے
پجاری وزیر صاحب کے اندر دیوتاؤں کی طاقت
ہے۔ آگ ان پر ذرا سا بھی اثر نہیں کرتی۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

تو پھر چلیے، آگ کا الاؤ روشن کیجیے۔ مگر پجاری
صاحب کو میرے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہونا
چاہیے۔ آپ انہیں یہی کہیں کہ میں خود اسے
ایک بار پھر آگ میں اترتے دیکھنا چاہتا ہوں۔
اگر آپ نے پجاری کو آگ کے الاؤ میں اترنے
پر راضی کر لیا تو سمجھ لیجیے کہ میں آپ کی ملکہ
صاحبہ کو پھر سے بڑا کر دوں گا۔

بادشاہ نے کہا، مجھے منظور ہے۔
بادشاہ نے اسی وقت محل کے میدان میں آگ کا الاؤ
روشن کرا دیا اور وزیر پجاری کو بلا کر کہا۔

"مہاراج! رات خواب میں میرے والد صاحب آئے
تھے۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ
وہ آپ کی یہ کرامت دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس وقت
ان کی روح یہاں موجود ہے۔ میری خواہش ہے کہ
آپ میرے والد صاحب کی روح کو خوش کرنے کے
لیے ایک بار آگ میں اتر کر دکھا دیں۔ میں آپ کو
آدھی سلطنت انعام میں دوں گا۔

پجاری کو اپنی طاقت پر اگرچہ کچھ کچھ شبہ تھا۔ مگر ایک دن
پہلے اس نے موم بتی پر ہاتھ رکھا تھا تو اس کا ہاتھ
نہیں جلا تھا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ اسکی طاقت آج ابھی
ایک گھنٹہ پہلے ہی اس سے چھین لی گئی ہے پجاری بادشاہ
کا حکم ٹال نہیں سکتا تھا اور پھر اسے آدھی سلطنت بھی
مل رہی تھی۔

اس نے کہا۔

"جو حکم بادشاہ سلامت! میں آپ کے والد صاحب
کی روح کو یہ کرشمہ ضرور دکھاؤں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس وقت تھیو سانگ پردے کے پیچھے کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ عیار پجاری الاؤ کی طرف بڑھا۔ اسے آگ کی ہلکی سی تپش محسوس ہوئی وہ پیچھے ہٹا ہی تھا۔ کہ پردے کے پیچھے سے تھیو سانگ نکل کر آگے بڑھا اور اُس نے عیار پجاری کو آگ میں دھکا دے دیا۔

"مکار پجاری اگر تو آگ میں زندہ رہ سکتا ہے تو پھر آگ سے ڈرتا کیوں ہے؟"

پجاری ایک چیخ کے ساتھ آگ کے الاؤ میں گرا اور آگ نے اسے جلا کر راکھ کر ڈالا اب تھیو سانگ نے بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھ لیا بادشاہ سلامت آپ نے کہ یہ پجاری ایک دھوکے باز شخص تھا۔ یہ اسکی شعبدہ بازی تھی وہ آپ کی سلطنت کو گھُن کی طرح کھا رہا تھا۔ اس کا جادو ختم ہوا کہ آگ نے اُسے بھسم کر ڈالا۔ اگر دیوتاؤں کی اِس کو طاقت عطا کی ہوتی تو اب طاقت نے پجاری کا ساتھ کیوں نہ دیا۔

بادشاہ کی آنکھیں کھل گئیں تھیو سانگ نے ملکہ کو نکال کر سامنے رکھا اور انگلی لگا کر اسے پھر سے بڑا کر دیا

بادشاہ اور زیادہ حیران ہو گیا۔ اس نے تھیو سانگ کو گلے لگا لیا اور بولا۔

"آج سے تم میرے وزیر اعلیٰ ہو۔

تھیو سانگ نے جیب سے اصلی وزیر کو نکال کر ہتھیلی پر بٹھایا اور کہا۔

"آپ کا اپنا وزیر سلامت ہے۔ جو آپکا خیر خواہ بھی ہے اور دیانت دار بھی ہے

بادشاہ نے ننھے سے وزیر کو دیکھا ملکہ سلامت بھی وزیر کو دیکھ کر بولیں۔ اسے خدا کے لیے بڑا کرد یہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔

تھیو سانگ نے وزیر کو بھی انگلی لگا کر پورے قد کا کر دیا وزیر نے بادشاہ کے سامنے تعظیم بجا لائی اور کہا۔

"بادشاہ سلامت! اس خاکسار نے ہمیشہ آپ کی بہتری کے لیے کام کیا ہے اور حکومت کی خیر خواہی کی ہے عیار پجاری نے شعبدہ بازی سے اور مداری پن سے آپ کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی۔

کر بادشاہ بولا۔ ہماری آنکھیں کھل چکی ہیں۔ ہمیں خوشی ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ ہمارا ایماندار اور وفادار وزیر ہمیں واپس
مل گیا۔

پھر اس نے تھیو سانگ سے پوچھا۔
کیا تم ہی ہمارے سپاہیوں کو چھوٹا بنانے
کے بعد وزیر کو جیل سے نکال کر لے گئے تھے

تھیو سانگ نے مسکرا کر کہا۔
"اس میں کیا شک ہے۔ یہ طاقت سوائے
میرے دنیا میں اور کسی کے پاس نہیں ہے

ملکہ نے حیرانی سے پوچھا۔
"یہ طاقت تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے
اور کیا یہ جادو ہے۔

تھیو سانگ نے کہا۔
"نہیں ملکہ صاحبہ! یہ جادو نہیں ہے یہ
میری خاص طاقت ہے۔ جو قدرت کی طرف
سے مجھے عطا ہوئی ہے۔ اور یہ ایک
ایسا راز ہے۔ جو میں کسی کو نہیں بتا سکتا

بادشاہ نے خوش ہو کر تھیو سانگ کو انعام و کرام دینا
چاہا مگر تھیو سانگ نے کہا۔
"مجھے کسی انعام و کرام کی حاجت نہیں ہے

قدرت نے مجھے ایسی دولت دی ہے
جسکا مقابلہ دنیا کے سارے ہیرے موتی
نہیں کر سکتے۔

تھیو سانگ نے وزیر بادشاہ اور ملکہ سے اجازت لی
اور پھر اسے کیٹی کا خیال آگیا۔ اس نے کہا۔
"بادشاہ سلامت مجھے عیار بیچاری کے
محل میں جانے کی اجازت دیجیئے کیونکہ
وہاں ہماری ایک ساتھی موجود ہے
جسے میں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں

بادشاہ نے کہا۔
"تمہیں اجازت ہے۔

وزیر نے آگے بڑھ کر تھیو سانگ سے کہا۔
"میرے لائق کوئی خدمت ہو تو مجھے ضرور
بتانا دوست مجھے تمہاری خدمت کر کے
خوشی ہوگی۔ جولی سانگ کو میرا سلام کہنا
بہتر تو یہ ہے کہ تم لوگ اس خانقاہ کو
چھوڑ کر میرے محل میں آجاؤ۔

تھیو سانگ کہنے لگا۔ میں جولی سانگ سے ہی مشورہ کر
کے بتا سکتا ہوں۔ تھیو سانگ نے سب کو خدا حافظ کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور عیار پجاری کے محل میں آگیا اِسے محل میں
[دا]خل ہوتے ہی کیٹی کی خوشبو آنا شروع ہو گئی۔ دوسری
طرف کیٹی کو بھی تھیوسانگ کی خوشبو آنے لگی تھی۔
محل کے ایک دالان میں مل گئے۔ دونوں ایک دو[سرے]
سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ تھیوسانگ نے کیٹی
کو جولی سانگ کے بارے میں سب کچھ بتایا اور پھر
خانقاہ کی طرف چلنے لگے۔ مجاور نے کیٹی کو دیکھا
تو بڑا خوش ہوا۔ ماریا ابھی تک درختوں کی شاخوں میں
لٹکی ہوئی تھی۔ وہ بھی کیٹی کو دیکھ کر بہت خوش ہو[ئی]
تھیوسانگ نے کہا

"اب ہمیں ناگ اور ماریا کو تلاش کرنا ہے"
ماریا نے آنکھیں بند کر لیں۔ اِن کو معلوم ہی نہیں تھا کہ ما[ریا]
اِن کے پاس درخت میں لٹکی ہوئی ہے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ماریا پر بجلی گری

[ک]یٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ خانقاہ میں ہی رہے۔
انہیں ابھی شہر میں عنبر کو ڈھونڈھنا تھا۔ کیونکہ عنبر اسی
[شہر م]یں گم ہوا تھا۔ انہیں ماریا اور ناگ کی بھی تلاش تھی۔
[ما]ریا بھی اسی شہر میں یونانی گورو کے طلسمی پانی کی وجہ
[س]ے گم ہو گئی تھی۔ تھیوسانگ نے مشورہ دیا کہ عنبر اور
[ما]ریا کا سراغ اگر کوشش کی جائے تو مندر کے چھوٹے پجاری
[س]ے مل سکتا ہے۔ تھیوسانگ کہنے لگا۔
"... وہ مجھ سے ڈرتا ہے کیوں کہ میں نے اِسے
چھوٹا بنا دیا تھا۔ ہو سکتا ہے وہ عنبر اور ماریا
کی گمشدگی کا راز جانتا ہو"
جولی سانگ اور کیٹی نے تھیوسانگ کے خیال کی تائید
کی اور اِسے کہا کہ وہ اپنے طور پر چھوٹے پجاری کو جا
کر کریدے۔ ممکن ہے بڑے پجاری نے اِسے اِن
دونوں کے بارے میں کچھ بتا دیا ہو۔ خانقاہ کے مجاور نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی اِس خیال کو پسند کیا۔ چنانچہ شام کے وقت تھیوسانگ مندر میں آگیا۔ مندر کا چھوٹا پجاری جو اب پورا پجاری بن گیا تھا مندر میں موجود تھا۔ وہ تھیوسانگ کو دیکھ کر جلدی سے اُٹھ کر پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"مہاراجہ! تشریف لائیے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"

تھیوسانگ اِسے ایک طرف لے گیا اور بڑی رازداری سے کہا۔

"تم جانتے ہو کہ بادشاہ اور وزیر میرے دوست ہیں۔ عیّار پجاری مر چکا ہے۔ تم مندر کے بڑے پجاری بنا دیئے گئے ہو۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں اِس مندر سے نکلوا بھی سکتا ہوں"

پجاری نے بڑی عاجزی سے کہا۔

"ایسا نہ کہیں مہاراج! میں تو آپ کا خادم ہوں"

تھیوسانگ بولا۔

"تو پھر وعدہ کرو کہ جو میں پوچھوں گا اس کا سچ سچ جواب دو گے"

پجاری نے کہا۔

"میں بیل دیوتا کی سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ سچ بولوں گا۔ آپ پوچھئے مہاراج!"

تھیوسانگ نے پوچھا۔

"کیا تمہیں پتہ ہے کہ عیّار پجاری نے تہہ خانے میں میرے اور جولی سانگ کے علاوہ کس کس کو صندوق میں بند کر رکھا تھا؟"

پجاری نے کہا۔

"مہاراج! میں بالکل سچ کہوں گا۔ جہاں تک مجھے علم ہے پجاری جی نے آپ دونوں کے علاوہ ایک اور صندوق میں کسی عورت کو بھی بند کر رکھا تھا۔ مگر اب وہ صندوق خالی ہے"

"کیا تم نے اس عورت کو دیکھا تھا؟" تھیوسانگ نے پوچھا۔

پجاری بولا۔

"جی نہیں! میں نے اِسے دیکھا نہیں مگر اتنا ضرور معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کوئی جادوگرنی عورت ہے۔ جو کسی کو دکھائی نہیں دیتی"

تھیوسانگ سمجھ گیا کہ یہ سوائے ماریا کے کوئی اور نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو سکتی تھیوسانگ نے کہا "چل کر مجھے وہ صندوق دکھاؤ" اور وہ پجاری کو نیچے تہہ خانے میں لے گیا۔ ماریا کی کوٹھڑی والا صندوق خالی تھا۔ پجاری نے صندوق کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"اس صندوق میں وہ عورت بند تھی" تھیوسانگ نے جھک کر صندوق کو سونگھا۔ اس میں سے ماریا کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی تھی۔ تھیوسانگ کو یقین ہو گیا کہ مکار پجاری نے ماریا کو بھی بے ہوش کر کے اس صندوق میں بند کر دیا ہوا تھا۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اب ماریا کہاں چلی گئی۔ وہاں ماریا کی تیز خوشبو بالکل نہیں آ رہی تھی۔ تھیوسانگ پجاری کو لے کر باہر آ گیا۔ اس نے پجاری سے پوچھا۔

"عیار پجاری کا جو گورو تھا۔ وہ کہاں گیا ہے؟"

پجاری نے بتایا کہ وہ یونانی گورو یونان کے کسی شہر میں چلا گیا ہے۔ تھیوسانگ نے مزید کریدتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اپنے ساتھ یہاں سے کچھ لے گیا تھا؟"

پجاری کچھ سوچ کر بولا۔

"میں نے کوئی خاص چیز تو نہیں دیکھی لیکن یونانی گورو ایک بوتل میں سانپ بند کر کے ضرور ساتھ لے گیا تھا"

تھیوسانگ چونک پڑا۔ وہ سانپ ناگ کے سوا اور ... نہیں ہو سکتا۔ اس نے مزید پوچھ گچھ کی تو پجاری نے ... کر اسے صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ یونانی گورو اس علاقے ... ک سانپ اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ اور وہ یہاں ... جنگلوں کا کوئی سانپ تھا۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"تمہیں کچھ معلوم ہے کہ یونانی گورو یونان کے کس شہر میں رہتا ہے؟"

پجاری بولا۔

"مجھے معلوم نہیں مگر ایک نوکر کو معلوم ہو گا۔ وہ اس کی خدمت پر لگایا گیا تھا"

پجاری نے اسی وقت نوکر کو طلب کیا۔ نوکر نے کہا۔

"یونانی گورو جی اپنے شہر کا نام ساریگان لیا کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں ساریگان شہر کے باہر سمندر کے کنارے ایک گنبد والے چھوٹے سے مکان میں رہتا ہوں اور سمندر کی لہریں میرے مکان کے صحن کو چھو کر واپس جاتی ہیں"

تھیوسانگ کے لیے اتنی نشانی بہت تھی۔ وہ یونان کے شہر ساریگان میں دو ایک بار جا چکا تھا۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فوراً واپس جاکر کیٹی اور جُولی سانگ کو ساری بات بیان کردی۔ وہ دونوں خانقاہ کے برآمدے میں بیٹھی تھیں۔ مجاور بھی وہیں تھا۔ اوپر درختوں کی شاخوں میں لٹکی ہوئی ماریا بھی یہ سب کچھ سُن رہی تھی۔ اِسے معلوم ہوگیا تھا کہ یونانی گورو ناگ کو بوتل میں بند کرکے ساریگان شہر اپنے ساتھ لے گیا ہے۔

مجاور بولا۔

"جب تک یہاں عنبر کا سراغ نہیں مل جاتا تم لوگ ساریگان کیسے جاؤ گے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تمہارا ساتھی عنبر اسی شہر میں کسی جگہ موجود ہے۔"

"یہی تو پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہے؟" تھیو سانگ نے مایوسی سے کہا۔

کیٹی کہنے لگی۔

"عنبر آخری بار مندر کی طرف گیا تھا۔ ہمیں اسے اسی مندر میں تلاش کرنا چاہیئے۔"

جولی سانگ بولی۔

"ابھی تو ماریا کا سراغ بھی نہیں مِلا۔ سوال یہ ہے کہ اگر وہ صندوق میں بند تھی تو پھر وہاں سے کہاں غائب ہوگئی؟"

تھیوسانگ اور کیٹی غور کرنے لگے۔ مجاور نے کہا۔

"کیا ماریا کسی کو نظر نہیں آتی تھی؟"

"ہاں" تھیوسانگ نے کہا۔

"وہ غیبی عورت ہے۔ اِسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ مگر وہ ہمیں تو دیکھ سکتی ہے۔ اگر وہ یہاں ہوتی تو ہماری خوشبو پاکر ہمارے پاس ضرور آتی۔"

جولی سانگ سانس بھر کر کہنے لگی۔

"میری کتنی خواہش تھی کہ میں اپنی بہن اور نئی ساتھی ماریا سے ملوں گی۔ مگر لگتا ہے کہ ابھی اس سے ملاقات میری قسمت میں نہیں ہے۔ ناگ سے بھی میں ابھی تک نہیں مل سکی۔ اور عنبر سے بھی ملاقات نہیں ہوئی۔"

تھیوسانگ بولا۔

"اب تم ہمارے سفر کی ایک رکن ہو۔ تم میری بہن بھی ہو اور ہم سب کی ساتھی بھی ہو۔ خدا نے چاہا تو تم ایک روز عنبر ناگ ماریا سے ضرور ملو گی۔"

مجاور نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مجاور نے کہا۔

"میرے خیال میں ہم میں سے کسی کو مندر میں جا کر ایک بار پھر تفتیش کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے عنبر ماریا کا کوئی سراغ مل جائے۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"یہ کام میں ہی کر سکتا ہوں۔ میں چھوٹا بن کر وہاں کسی جگہ چھپ کر حالات کا جائزہ لیتا رہوں ممکن ہے کوئی سراغ مل جائے۔"

کیٹی نے اس بات پر کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے یہاں دیر لگ جائے۔ دوسری طرف ناگ پر کوئی نئی مصیبت نہ ٹوٹ پڑے۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ ہم میں سے کسی ایک کو ناگ کی تلاش میں یونان کے شہر ساریگان چلے جانا چاہیے۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"وہاں سوائے میرے کوئی نہیں جا سکتا۔ اور اگر میں وہاں چلا گیا تو یہاں ماریا عنبر کا سراغ کون لگائے گا؟"

ماریا درخت کی شاخوں میں لٹکی یہ سب کچھ سن رہی

تھی۔ کیٹی نے مجاور کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا تمہارا مردہ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا؟"

"ہاں دوست! تمہارے مردے کی کھوپڑی نے بڑے کام کیے ہیں۔ کیا یہ ہمیں عنبر ماریا کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتی؟ تم ایک بار کوشش تو کر کے دیکھو۔"

مجاور غور کرنے لگا۔ پھر بولا۔

"کوشش کر کے دیکھ لیتا ہوں۔ ویسے مجھے امید کم ہی ہے۔"

مجاور قبر کے طاق میں سے قبر میں داخل ہو گیا۔ ڈھانچے کی کھوپڑی اسی طرح پڑی تھی۔ مجاور نے کھوپڑی کو اٹھا لیا۔ اور اسے لے کر باہر آگیا۔ پھر اس نے کھوپڑی پر ایک منتر پڑھا اور اس سے پوچھا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ عنبر ماریا کہاں ہوں گے؟"

کھوپڑی میں سے کوئی آواز نہ آئی۔ مجاور نے کئی بار کھوپڑی سے سوال کیا۔ مگر کھوپڑی خاموش رہی۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ مجاور نے ایک دوسرا منتر پڑھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر پھونکا۔ اس بار کھوپڑی میں حرکت پیدا ہوئی۔ پھر کھوپڑی کی آواز سنائی دی۔

"تم مجھے ناحق پریشان کر رہے ہو۔ مجھے کسی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے۔ جاؤ مندر میں جا کر بیٹھو۔ وہیں سے تمہیں کوئی سراغ ملے گا۔ اگر پھر مجھے اس سلسلے میں پریشان کیا تو میں قبر سے چلا جاؤں گا۔"

مجاور نے کھوپڑی کو واپس قبر میں رکھ دیا اور کہنے لگا۔

"کھوپڑی نے اشارہ دے دیا ہے۔ بعض راز ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں روحیں بھی ظاہر نہیں کیا کرتیں۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ عنبر ماریا کا سراغ مندر سے ہی ملے گا۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آج رات ہی مندر میں چھپ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ تم لوگ اسی خانقاہ میں ہی رہنا۔"

تھیوسانگ اسی وقت مندر کی طرف روانہ ہو گیا۔ ماریا یہ سب کچھ سن رہی تھی اور دیکھ بھی رہی تھی۔ مگر وہ

ساگ کیٹی اور جولی سانگ کی کوئی مدد نہ کر سکتی تھی۔ یہ بھی معلوم نہ تھا کہ عنبر مندر میں بیل کا بت بنا ہے۔ وہ تو اپنی جگہ سے اپنی مرضی سے ہل بھی نہیں سکتی تھی۔ تھیوسانگ مندر کے قریب پہنچا تو اندھیرے میں اس کی پچھلی دیوار کی طرف آ گیا۔ یہاں ایک درخت مندر کی دیوار پر جھکا ہوا تھا۔ تھیوسانگ نے اس درخت سے اندر چھلانگ لگا دی۔ اور پھر انگلی اپنی گردن سے لگا دی۔ وہ ایک دم چھوٹا ہو گیا۔ اب وہ آہستہ آہستہ چلتا مندر میں اس جگہ ایک چبوترے کے پیچھے چاول کی بوریوں کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ جہاں سے اسے بیل کی مورتی کے آگے جلتا چھوٹا آگ کا الاؤ صاف نظر آتا تھا۔ رات گزر رہی تھی۔ لوگ پوجا کرنے آتے اور پوجا کر کے چلے جاتے۔ جب رات آدھی سے زیادہ گزر گئی۔ تو پجاری بھی سونے کے لیے اپنی کوٹھڑی میں چلا گیا۔ جو دو تین ملازم وہاں تھے۔ وہ بھی اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں چلے گئے۔ مندر میں سناٹا چھا گیا۔ سوائے ایک چراغ کے باقی سارے چراغ بجھا دیئے گئے۔

تھیوسانگ چپ چاپ ہو کر بیٹھا تھا۔ اسے یقین

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا کہ اب مندر میں کوئی نہیں آئے گا۔ کہ اچانک اسے ایک سایہ مندر میں داخل ہوتا نظر آیا۔ یہ ایک انسان تھا جس نے سیاہ چادر اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکھی تھی۔ تھیوسانگ اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ جب وہ انسانی سایہ تھیوسانگ کے قریب سے گزرا تو اِسے معلوم ہوا کہ یہ ایک جوان عورت ہے۔ یہ سیاہ چادر والی عورت الاؤ کی بجھتی ہوئی آگ کے قریب گئی۔ الاؤ کے گرد چکر لگائے۔ پھر چادر کے اندر سے انسانی ہاتھ کا ہڈیوں پنجہ نکال کر بیل کی مورتی کے سامنے رکھ دیا اور چاروں طرف دیکھا۔ مندر میں چاروں طرف اندھیرا اور سناٹا چھا ہوا تھا۔ صرف کونے میں ایک چھوٹا سا چراغ جل رہا تھا جس روشنی زیادہ دُور تک نہیں جاتی تھی۔ اس پُراسرار عورت جب یقین ہو گیا کہ وہاں اور کوئی نہیں ہے تو وہ بیل کی مورتی آگے دو زانو ہو کر بیٹھ گئی اور کچھ اشلوک پڑھنے شروع دیئے۔ اس کی آواز بڑی دھیمی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ اشلوک پڑھتی رہی۔ پھر اٹھی اور بیل کی مورتی کے ساتھ انسانی ہاتھ کے ہڈیوں کے پنجے کو ذرا رگڑا اور اِسے چادر میں چھپا لیا اب وہ بیل کی مورتی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی تھی۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"اے بیل دیوتا! میرے مہاراج نے مجھے بتایا ہے کہ تم زندہ ہو۔ تمہارے اندر ایک دیوتا انسان کی شکل میں ہے۔ تم میری اولاد کی آرزو پوری کر دو میں تیرے گلے میں سچے موتیوں کا ہار ڈالوں گی۔"

تھیوسانگ کا ماتھا ٹھنکا۔ اِس عورت کے مہاراج سے پتہ چل گیا کہ اس بیل کی مورتی میں ایک انسان موجود ہے؟ اور دال میں کچھ کالا کالا ہے۔ اس عورت کے مہاراج سے ملنا چاہئے تھیوسانگ تیزی سے مندر سے نکل کر باہر آ گیا۔ باہر اندھیرے مندر کی سیڑھیوں کے آگے سیاہ پوش عورت کی پالکی کھڑی تھی۔ غلام ایک طرف خاموش سر جھکائے بیٹھے تھکان اتار رہے تھیوسانگ پیچھے سے پالکی میں داخل ہو کر تکیئے کے پیچھے چھپ گیا۔ تھوڑی دیر میں عورت آکر پالکی میں بیٹھ گئی۔ غلاموں نے پالکی اُٹھائی اور چل پڑے۔

یہ عورت شہر کے ایک امیر سوداگر کی بیوی تھی۔ جس کے ہاں اولاد نہیں ہوئی تھی۔ اس کے خاوند نے اپنے گھر میں ایک عبادت گزار مہاراج کو بلایا ہوا تھا تاکہ وہ دیوتاؤں سے دُعا کرے کہ اِن کے ہاں اولاد ہو۔ یہ مہاراج ایک بزرگ آدمی تھا اور سوداگر کی حویلی کے ایک کمرے میں رہتا تھا۔ پالکی حویلی کی ڈیوڑھی میں آکر رُک گئی۔ عورت پالکی سے نکل کر اوپر گئی تو اندھیرے میں تھیوسانگ بھی اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ساتھ ہی چلا گیا۔ وہ چھوٹے قد کا تھا اس لیے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ عورت سیدھی مہاراج کے کمرے میں گئی۔ اور انسانی ہڈیوں کا پنجہ اُسے دے کر بولی

"مہاراج! مَیں نے آپ کے حکم کے مطابق رسم پوری کر دی ہے۔"

مہاراج نے کہا۔

"بس اب جا کر سو جا۔ دیوتاؤں کی مرضی سے تیرے ہاں بہت جلد اولاد ہوگی۔"

عورت جو سوداگر کی بیوی تھی۔ مہاراج کے قدم چھو کر چلی گئی۔ تھیوسانگ اور مہاراج کوٹھڑی میں اکیلے رہ گئے۔ تھیوسانگ ایک صندوق کے پیچھے چھپا ہوا تھا اتنے میں مہاراج نے کہا۔

"تم جس شخص کی تلاش میں یہاں آئے ہو وہ تو اُسی جگہ پر ہے جہاں تم تھوڑی دیر پہلے بیٹھے تھے۔"

تھیوسانگ چونکا۔ پہلے تو وہ یہ سمجھا کہ مہاراج کسی دوسرے آدمی سے بات کر رہے ہیں۔ مگر وہاں اور کوئی بھی نہیں تھا۔ اتنے میں مہاراج نے پھر کہا۔

"برخوردار! تم خلائی مخلوق ہو۔ یہاں آ کر دوسروں کی پریشانیوں میں پھنس گئے ہو۔ صندوق کے

پیچھے سے نکل کر سامنے آجاؤ۔"

اب تھیوسانگ جلدی سے مہاراج کے سامنے آگیا اور اپنی گردن پر انگلی لگا کر بڑا ہو گیا۔ اس نے مہاراج کو ادب سے سلام کیا اور کہا۔

"مہاراج! آپ تو دِلوں کے حال جانتے ہیں۔ مجھے بتائیے کہ میں عنبر کو کہاں مل سکتا ہوں؟"

مہاراج نے مسکرا کر کہا۔

"دِلوں کا حال سوائے خدا کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ میں تو صرف اپنے علم کے ذریعے یہ سب کچھ کہہ رہا تھا۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"مہاراج! آپ کو اگر یہ پتہ چل گیا ہے کہ میں خلائی مخلوق ہوں تو ضرور یہ بھی معلوم ہو گا کہ عنبر ناگ اور ماریا کہاں ہیں؟"

مہاراج ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔ پھر بولا۔

"ماریا اور ناگ کے بارے میں مجھے کچھ بتانے کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں عنبر کے بارے میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ وہ مندر میں ہی ہے اور بیل کی مورتی میں قید ہے۔ اس سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زیادہ مجھ سے کچھ نہ پوچھنا۔ کیونکہ اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ بتا بھی نہیں سکتا۔"

تھیوسانگ خاموش نظروں سے مہاراج کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے صرف اتنا پوچھا کہ میں عنبر کو مورتی کے اندر سے کیسے نکال سکتا ہوں؟

مہاراج نے کہا۔

"یہ میں کچھ نہیں جانتا۔ اب تم جا سکتے ہو اور پھر اِدھر کا رُخ نہ کرنا۔ کیونکہ میں تمہیں کچھ نہ بتا سکوں گا۔ تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا۔ اب تم لوگوں کو اپنی مدد آپ کرنی ہو گی۔"

تھیوسانگ نے ادب سے خدا حافظ کہا۔ اور سوداگر کے مکان سے نکل کر واپس خانقاہ کی طرف چل پڑا۔ خانقاہ کے برآمدے میں کیٹی اور جولی سانگ دری پر اُسی طرح بیٹھی عنبر ناگ اور ماریا کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں۔ جولی سانگ کہہ رہی تھی کہ مجھے اِن تینوں سے ملنے کا بے حد شوق ہے۔ کیٹی کہہ رہی تھی کہ تم اب ہماری جماعت میں شامل ہو گئی ہو تم اِن سے ایک نہ ایک دن ضرور ملو گی۔

"سب سے زیادہ خوشی ہمیں اِس بات

کی ہے کہ تم ہمارے پیارے بھائی تھیوسانگ کی بہن ہو۔"

ماریا خانقاہ کے درختوں میں لٹکی یہ ساری گفتگو سن رہی تھی۔ مگر وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکتی تھی۔ کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی۔ اتنے میں تھیوسانگ آگیا۔ اس نے کیٹی اور جولی سانگ کو مہاراج سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا اور کہا۔

"عنبر مندر میں جو بیل کی مورتی ہے اس میں بند ہے۔ اب اس کو وہاں سے کیسے نکالا جائے؟"

کیٹی کہنے لگی۔

"اسے ضرور یونانی گورو نے ہی جادو کے ذریعے وہاں قید کر رکھا ہے۔ چونکہ عنبر کی خوشبو نہیں آ رہی اس لیے یقینی بات ہے کہ وہ بیل کی مورتی کے اندر انسانی شکل میں نہیں ہے بلکہ مورتی کے ساتھ مورتی ہو چکا ہے۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"ہمیں اس مورتی کو اُٹھا کر یہاں لے آنا چاہیے۔"

تھیوسانگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ہمیں جادو کا توڑ معلوم ہو جائے تو ہم مندر میں بھی عنبر کو مورتی کے اندر سے نکال سکتے ہیں۔"
کیٹی نے کہا۔

"اس کا توڑ کیا ہو سکتا ہے؟"

"یہی تو معلوم نہیں۔" تھیوسانگ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تشویش کے ساتھ کہا "مہاراج نے ماریا اور ناگ کے بارے میں بھی کچھ بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ اگر میں عورت کی باتیں نہ سن لیتا تو شاید مہاراج مجھے عنبر کے بارے میں بھی کچھ نہ بتاتا۔"

تینوں خاموش ہو گئے۔ اتنے میں مجاور ستون کے پیچھے سے نمودار ہوا۔ آتے ہی بولا۔ میں نے تم سب لوگوں کی گفتگو سن لی ہے۔

میں کھوپڑی سے کوئی مدد نہیں لے سکتا۔ مگر میرے پاس ہمارے بزرگوں کے وقت کی ایک کتاب ہے۔ اس کتاب سے ہمارے بزرگ فال نکالا کرتے تھے۔ کیوں نہ اس کتاب سے فال نکال کر عنبر کے طلسم کا توڑ ڈھونڈھا جائے۔"

تھیوسانگ اگرچہ ان باتوں پر اعتبار نہیں کرتا تھا مگر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا سمجھ کر اس نے مجاور سے کہا "جلدی سے وہ

...لاؤ۔ ہو سکتا ہے اسی کی مدد سے عنبر کا کچھ علاج ...

...مجاور کوٹھڑی میں گیا اور پھٹی پرانی کتاب لے ... اس نے کچھ اشلوک پڑھے اور پھر کتاب کو بیچ میں ... کھول دیا۔ مجاور نے کتاب پر لکھی ہوئی تحریر پڑھنی ...روع کر دی۔

"لکھا ہے کہ یہاں سے سات کوس کے فاصلے پر ایک باؤلی ہے۔ اس باؤلی میں آدھی رات کے اندھیرے میں ایک عورت کی لاش نمودار ہوتی ہے۔ اگر کوئی اس لاش کے پاس جا کر اس کے مُردہ ہاتھوں پر مہندی لگائے تو اس کے دل کی مُراد پوری ہو گی۔"

مجاور نے کتاب بند کر دی اور بولا۔

"یہ کام اگر تم میں سے کوئی کر دے تو مجھے یقین ہے کہ ہم پتھر کی مورتی میں سے عنبر کو نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

کیٹی بولی۔

"ذرا اس کتاب میں سے ماریا اور ناگ کی بھی فال نکال کر دیکھو۔ کہ وہ اس وقت کہاں ہیں۔"

مجاور نے اشلوک پڑھ کر تین بار کتاب کو کھولا۔ تینوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بار سفید ورق آگئے۔

مجاور بولا۔

"کتاب مادیا اور ناگ کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتی۔"

تب تھیوسانگ نے کہا۔

"میں جا کر لاش کو مہندی لگا دوں گا۔"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"تم پہلے ہی مندر سے ہو کر آئے ہو۔ یہ کام میں کر لوں گی۔ تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ مجھے بتاؤ کہ باؤلی کس طرف ہو گی؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"جولی سانگ تم ابھی نئی نئی اس دنیا میں آئی ہو تمہیں یہاں کا تجربہ نہیں ہے۔ اس لیے تم آرام کرو۔ یہ کام میں ہی کر سکتا ہوں۔"

اور تھیوسانگ اسی وقت باؤلی کی طرف روانہ ہو گیا۔ جو وہاں سے سات کوس دور تھی۔ ابھی رات بہت باقی تھی۔ جنگل اور میدانوں میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ تھیوسانگ آخر باؤلی پر پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک کنوئیں کی شکل کی باؤلی بنی ہوئی ہے۔ جس کے نیچے پانی تھا۔ اور نیچے پانی تک جانے کے لیے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ تھیوسانگ اندھیرے میں

سیڑھیاں اتر کر پانی کی سطح کے پاس آ گیا۔ خانقاہ سے اس نے مہندی کے پتے پیس کر اس کی مہندی بنا کر پتے میں ڈال رکھی تھی۔ باؤلی میں گھپ اندھیرا تھا مگر تھیوسانگ اندھیرے میں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ پانی کی سطح پر ایک عورت کی لاش تیر رہی ہے۔ جس کے بال پانی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لاش کے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں تیرے ہاتھوں میں مہندی لگانے آیا ہوں۔"

لاش نے غرا کر کہا۔

"یہاں سے بھاگ جا ـــ مارا جائے گا۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں تیرے ہاتھوں میں مہندی لگانے آیا ہوں۔"

لاش نے ایک بار پھر کہا۔

"بھاگ جا! نہیں تو مارا جائے گا۔"

جب تھیوسانگ نے تیسری بار اصرار کیا تو باؤلی میں چیخیں بلند ہونے لگیں۔ عجیب و غریب قہقہے گونجنے لگے۔ باؤلی ایسے لرزنے لگی۔ جیسے بھونچال آگیا ہو۔ مگر تھیوسانگ اپنی جگہ پر قائم رہا۔ وہ بلند آواز میں بولا۔

"میں یہاں سے مہندی لگائے بغیر نہیں جاؤں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گا۔"

اس کے ساتھ ہی بھونچال تھم گیا۔ چیخوں کی آواز رُک گئی۔ لاش نے ہاتھ آگے کر دیئے۔ تھیوسانگ نے مُردہ عورت کے ہاتھوں پر مہندی لگا دی۔ اور پھر کہا۔

"مجھے بتا کہ عنبر کو بیل سے کیسے نکالوں؟"

لاش نے کہا۔

"بیل کی مورتی کو آگ میں ڈال دے۔"

اور اتنا کہہ کر لاش پانی میں ڈبکی لگا کر غائب ہو گئی۔ تھیوسانگ کا مقصد حل ہو گیا تھا۔ وہ باؤلی سے نکل کر باہر جنگل میں آ گیا اور خانقاہ کی طرف چلنے لگا۔ اچانک ایک درخت کے پیچھے سے اندھیرے میں دو زرد آنکھیں اسے اپنی طرف گھورتی نظر آئیں۔ تھیوسانگ نے کوئی خیال نہ کیا۔ وہ آگے گزر گیا۔ پھر اسے اپنے پیچھے سوکھے پتوں پر انسانی قدموں کی چاپ سنائی دی۔ تھیوسانگ نے مڑ کر دیکھا۔ ایک لمبے بالوں اور زرد آنکھوں والی سیاہ فام عورت دونوں ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی اور کہہ رہی تھی۔

"کیا مجھے مہندی نہیں لگاؤ گے؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرے پاس اب مہندی نہیں ہے۔"

اس پر سیاہ فام عورت نے ایک ایسی چیخ ماری۔

را جنگل گونج اٹھا۔ درخت زور زور سے ہلنے

تھیوسانگ خانقاہ کی طرف دوڑ پڑا۔ سیاہ فام عورت کے پیچھے دوڑ رہی تھی اور بار بار کہہ رہی تھی۔

"مجھے بھی مہندی لگاؤ۔ مجھے بھی مہندی لگاؤ۔"

تھیوسانگ دوڑتا چلا گیا۔ خانقاہ کے برآمدے میں ر اس نے دم لیا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو سیاہ فام عورت ب ہو چکی تھی۔ کیٹی جولی سانگ اور مجاور نے اس کی گھبراہٹ جہ پوچھی تو تھیوسانگ نے سارا حال بیان کیا۔ کیٹی

کہا۔

"یہ تمہارا وہم تھا۔ کوئی چڑیل تمہارے پیچھے نہیں تھی۔"

تھیوسانگ بولا۔

"اس چڑیل کو گولی مارو۔ مگر باؤلی کی لاش نے مجھے عنبر کو بیل کے بُت میں سے نکالنے کی ترکیب بتا دی ہے۔"

اور پھر تھیوسانگ نے انہیں بتایا کہ ہمیں بیل کی مورتی اس کے سامنے جو آگ کا گڑھا ہے۔ اس میں گرانا ہوگا۔

ٹی بولی۔

"یہ کام ہمیں ابھی صبح ہونے سے پہلے پہلے کر دینا چاہیئے۔ دن نکل آیا تو لوگ آ جائیں گے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر معاملہ دوسری رات پر جا پڑے گا۔"

چنانچہ اب تھیوسانگ، کیٹی اور جُولی سانگ تینوں
مندر کی طرف روانہ ہوئے۔ رات کا پچھلا پہر تھا۔ ابھی
صبح ہونے میں دیر تھی۔ مندر پر ابھی تک سناٹا اور تاریکی
چھا رہی تھی۔ تھیوسانگ جُولی سانگ اور کیٹی مندر میں داخل
ہو گئے۔ بیل کی مورتی کے آگے آگ جل رہی تھی۔ بیل پیتل
کا تھا اور کافی وزنی تھا۔ تھیوسانگ نے جولی سانگ کی
طرف دیکھا اور کہا۔

"جُولی سانگ! اب تمہارا کام شروع ہونا
چاہیئے۔"

جُولی سانگ نے بیل کے بُت کو دیکھا۔ اس کی آنکھ
سے سفید شعاع نکل کر اس پر پڑی اور بیل کا بُت اپنی
جگہ سے اُکھڑ کر ہوا میں اُوپر کو اُٹھنے لگا۔ جولی سانگ
کی نظر کی شعاع کے ساتھ ساتھ بیل اپنے چبوترے سے
اوپر ہو رہا تھا۔ فضا میں جا کر وہ رُک گیا۔ پھر جُولی
سانگ نے بیل کو آگ کے اوپر لا کر آنکھ بند کر دی۔ شعاع
بیل سے ہٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی بیل کی مُورتی دھڑام
سے آگ میں گر پڑی۔

آگ میں گرتے ہی بیل کی مُورتی شعلوں میں غائب ہو
گئی۔ جولی سانگ، تھیوسانگ اور کیٹی خود سے آگ کے

کو دیکھنے لگے۔ اچانک گڑھے میں سے عنبر اپنے کپڑوں
انگارے کو جھاڑتا ہوا باہر نکل آیا۔
تھیوسانگ نے آگے بڑھ کر گلے لگا لیا۔
"خدا کا شکر ہے کہ تم پھر مل گئے ہو عنبر۔"
عنبر کیٹی اور تھیوسانگ سے مل کر بہت خوش ہوا۔
اس کی نظر جُولی سانگ پر پڑی تو بولا

"ارے یہ کون ہے؟ اس کی شکل تھیوسانگ سے
بہت ملتی جلتی ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"عنبر! یہ میری بہن جولی سانگ ہے۔"

کیٹی بولی۔

"یہ خلائی سیارے سے اپنے پیارے بھائی
کی تلاش میں یہاں آئی تھی۔"

عنبر نے جولی سانگ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"جولی سانگ! تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی مجھے
اپنا بھائی ہی سمجھو۔"

اس کے بعد تھیوسانگ نے عنبر کو جولی سانگ کی طاقت
بتائی اور کہا کہ بیل کو اسی نے اپنی نگاہ سے اٹھا کر آگ
میں ڈالا تھا۔ عنبر نے جُولی سانگ کا شکریہ ادا کیا اور
بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ ساری مصیبت یونانی گورو کی لائی ہوئی تھی۔ مجھے تو امید نہیں تھی کہ میں اب کبھی اس بیل کے اندر سے باہر نکلوں گا۔ یہ بتاؤ کہ ماریا اور ناگ کہاں ہیں ؟"

کیٹی نے کہا۔

"ماریا بھی یہیں سے گم ہوئی ہے۔ اس کا کچھ پتہ نہیں۔ ناگ کا صرف اتنا سراغ ملا ہے کہ یونانی گورو اسے بوتل میں بند کر کے اپنے ساتھ یونان کے شہر سارڈیگان لے گیا ہے"

عنبر بولا۔

"اب یہاں سے نکل چلو"

سب مندر سے نکل کر خانقاہ میں مجاور کے پاس گئے۔ مجاور سے عنبر کا تعارف کروایا گیا۔ پھر عنبر کو سارے واقعات سنائے گئے۔ عنبر کہنے لگا۔

"ماریا اسی جگہ سے غائب ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اسی جگہ کہیں موجود ہے"

یہ بات درخت کی شاخوں میں اٹکی ہوئی ماریا نے سنی تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ عنبر کو کاش معلوم ہو جائے کہ میں اس کے قریب ہی موجود ہوں مگر بے بس و مجبور ہوں۔ کیٹی کہنے لگی۔

"ہمارا تو ارادہ ہے کہ یونان چل کر پہلے ناگ کو یونانی گورو کے طلسم سے رہا کرایا جائے"

تھیوسانگ نے کہا۔

"اس لیے کہ ناگ کا سراغ مل گیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ پہلے اس کی خبر لی جائے۔ ممکن ہے ماریا بھی ہمیں وہیں کہیں مل جائے"

جولی سانگ سے عنبر نے اس کی رائے پوچھی تو وہ بولی۔

"عنبر بھائی! میں ابھی نئی نئی ہوں۔ کیا رائے دے سکتی ہوں۔ تم لوگ بہتر فیصلہ کر سکتے ہو"

عنبر نے کہا۔

"نہیں جولی سانگ! ہم ایک جماعت ہیں۔ ہم ہر کام کرنے سے پہلے ایک دوسرے سے مشورہ کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس لیے تمہاری رائے ضروری ہے"

جولی سانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال بھی یہی ہے کہ چونکہ ایک جگہ ناگ کا سراغ مل گیا ہے اس لیے ہمیں سب سے پہلے اس کی تلاش میں چلنا چاہیے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا آہ بھر کر رہ گئی۔ کیونکہ اس کے ساتھی اسے اکیلی چھوڑ کر جا رہے تھے۔ اور وہ نہ انہیں روک سکتی تھی اور نہ ان کے ساتھ جا سکتی تھی۔ صبح ہو رہی تھی کہ سب نے مجاور سے ہاتھ ملائے۔ اس کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ اور گھوڑوں پر بیٹھ کر ملک یونان کے شہر سارِیگان کی طرف روانہ ہو گئے۔ ماریا درخت کی شاخوں میں اٹکی ہوئی انہیں حسرت بھری نظروں سے جاتے دیکھتی رہی۔ اس نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح درخت کی شاخوں سے نکل کر ان کے پیچھے ہوا میں تیرتی ہوئی چلی جائے مگر وہ تو اپنی مرضی سے ہل بھی نہیں سکتی تھی۔ وہ ایک زندہ مگر نظر نہ آنے والی لاش کی طرح فضا میں لٹکی ہوئی تھی۔ مجاور اپنی کوٹھڑی میں آ گیا۔ اور ماریا درخت کی شاخ میں ہی دیکھتی رہ گئی۔

دن نکل آیا۔ ماریا درخت میں لٹکی رہی۔ دن گزر گیا۔ شام ہو گئی۔ پھر رات ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی آسمان پر بادل گھر آئے۔ اور تیز ہوا چلنے لگی۔ اس ہوا نے ماریا کو درخت کی شاخوں سے نکال دیا۔ ہوا اسے فضا میں اٹھا کر اڑانے لگی۔ کبھی ماریا ہوا میں خود اپنی مرضی سے اڑا کرتی تھی۔ آج اسے ہوا اپنی مرضی سے اڑاتی ہوئی جدھر چاہے لے جاتی تھی۔ جس طرح کوئی تنکا ہوتا ہے کہ ہوا اسے اڑائے اڑائے لیے پھرتی ہے۔ ماریا

...ہوا اوپر ہی اوپر اڑائے لیے جا رہی تھی۔ کالے ...بادل اتنے اونچے تھے کہ کئی میل اوپر تک ان کی ...ہوئی تھی۔ ماریا ایک نظر نہ آنے والی زندہ لاش ...طرح ان بادلوں میں اوپر سے اوپر اٹھتی جا رہی تھی۔ ...ے نیچے سے اوپر اٹھا رہی تھی

...بادلوں میں بجلیاں چمکنا شروع ہو گئیں۔ ماریا کے ...وں میں بجلی کے کڑاکے گونجنے لگے۔ ماریا کے چاروں ...اوپر، نیچے بجلیاں کڑک رہی تھیں۔ دھماکے ہو رہے ...۔ ماریا سمجھ گئی کہ اب اس کی خیر نہیں ہے۔

...چانک ماریا پر بجلی گری اور اس کا جسم سیاہ بادلوں ...ایک بار آگ کا شعلہ بن کر چمکا اور پھر ماریا نے محسوس ...کہ وہ حرکت کر سکتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ہلا سکتی ہے۔ ...ڑی اچھی تبدیلی تھی۔ ماریا نے اپنے آپ کو اٹھایا۔ وہ ...وں میں آسانی سے تیرنے لگی۔ پھر غوطہ لگا کر اوپر گئی۔ ...ہوئی، اڑتی ہوئی بائیں طرف نکل گئی۔ وہ بڑی خوش ...۔ اس کی طاقت واپس آ گئی تھی۔ اس نے اپنے آپ ...دیکھا۔ وہ غائب ہی تھی۔ وہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ ماریا ...فوراً عنبر، کیٹی، تھیوسانگ اور جگلی سانگ کے پاس جانے ...فیصلہ کیا۔ وہ جانتی تھی کہ عنبر کیٹی اور تھیوسانگ وغیرہ ...ان کے شہر سارِیگان کی طرف گئے ہیں۔ ماریا اس شہر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے واقف تھی۔ اس نے بادلوں میں سے نیچے کی طرف غوطہ لگایا۔ وہ دیر تک سیاہ بادلوں میں سے گزرتی رہی۔ آخر بادل ختم ہو گئے۔ اور ماریا اڑتی ہوئی نیچے ایک ایسی فضا میں آگئی کہ جہاں ایک چھوٹے سے شہر کے اوپر رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ ماریا نے دیکھا کہ اس کے نیچے آتے ہی بادل غائب ہو گئے تھے۔ اب نہ بجلی چمک رہی تھی نہ ہوا کا طوفان تھا نہ کہیں کالے کالے بادل ہی تھے۔ ماریا کے دل میں ایک ہلکا سا خیال کھٹکا کہ کہیں وہ کسی اور ملک کسی زمانے میں تو نہیں آگئی۔

اس نے نیچے آکر شہر کے اوپر پرواز شروع کر دی۔ اس نے دیکھا کہ شہر پرانے زمانے کا تھا۔ مکان کئی کئی منزلہ تھے۔ کسی کسی مکان میں روشنی ہو رہی تھی۔ شہر کے آس پاس صحرائی ٹیلے اور کھجور کے درختوں والے نخلستان کہیں کہیں پھیلے ہوئے تھے۔ شہر کے درمیان میں ایک محل تھا جو قلعے میں بنا ہوا تھا۔ یہ بادشاہ کا محل تھا۔ جو شہر کے درمیان میں بنایا گیا تھا۔ ماریا نے اس محل کے اوپر ایک چکر لگایا۔ محل میں کہیں کہیں روشنی ہو رہی تھی۔ محل کی چھت پر ایک گول مینار بنا ہوا تھا۔ اس مینار کے باہر ایک سپاہی تلوار کاندھے پر رکھے پہرہ دے رہا تھا۔ ماریا نیچے محل کی چھت پر

گئی۔ اسے شبہ ہوا کہ اس مینار کے اندر ضرور کوئی قیدی ہے جس کے لیے وہاں پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ ماریا مینار کے قریب آئی تو دیکھا کہ مینار کے دروازے پر بڑا سا تالا لگا ہوا ہے۔ ماریا دیوار میں سے اندر گزر گئی۔ مینار کے اندر ایک چھوٹی سی تاریک کوٹھڑی بنی ہوئی تھی۔ اندھیرے میں ماریا نے دیکھا عجیب سانولے رنگ کی جوان لڑکی اپنے بال شانوں پر بکھیرے سر دیوار کے ساتھ لگائے اداس بیٹھی ہے۔ اس کے ایک پاؤں میں زنجیر ڈال کر اسے ایک لوہے کے کھمبے کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔

ماریا کو اس جوان قیدی لڑکی کی حالت پر بڑا ترس آیا مگر وہ خاموش رہی۔ ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ اس قیدی لڑکی سے کوئی بات کرے۔ کہ باہر انسانی قدموں کی بھاری چاپ سنائی دی۔ کسی نے باہر تالا کھولا۔ اور پھر دروازہ کھل گیا۔ ایک بھاری سیاہ مونچھوں والا آدمی اندر داخل ہوا جس نے پرانے زمانے کی فوجی وردی پہن رکھی تھی۔ اس کے ساتھ دو سپاہی تھے جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں ننگی تلواریں اٹھائی ہوئی تھیں۔ لڑکی نے اس آدمی کی طرف پریشان ہو کر دیکھا اور بولی۔

"وزیر اعظم! تم مجھے کب تک یہاں قید میں ڈالے رکھو گے؟ میں نے تمہیں کئی بار بتا دیا ہے کہ مجھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ملکہ صبا کا کوئی پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔ پھر تو مجھ پر یہ ظلم کیوں کر رہا ہے؟"

ویرانس نے لڑکی کو بالوں سے پکڑ کر ایک جھٹکا دیا لڑکی کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ ویرانس بولا۔

"سارکا! تم جھوٹ بولتی ہو۔ تم جانتی ہو کہ ملکہ صبا کہاں چھپی ہوئی ہے۔ جب تک تم مجھے اس کے بارے میں نہیں بتاؤ گی تم اسی قید خانے میں بھوکی پیاسی مر جاؤ گی۔ کل سے تمہیں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملے گا۔"

یہ کہہ کر ویرانس نے سارکا کو ایک ٹھوکر ماری اور باہر نکل گیا۔ کوٹھڑی کو بند کر کے باہر تالا لگا دیا گیا۔ ماریا یہ سب کچھ دیکھتی رہی۔ جب ظالم ویرانس چلا گیا تو ماریا نے سوچا کہ اس لڑکی سے بات کرنی ضروری ہو گئی ہے۔ جب تک اس سے بات نہیں ہو گی اس کو یہاں سے نکالا نہیں جا سکے گا۔ ماریا نے ایک لمحے کے لیے سوچا۔ پھر اندر کی جانب دروازے کے پاس کھڑی ہو کر اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیا میں اندر آ سکتی ہوں؟"

نوجوان سانولی لڑکی سارکا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے آہستہ آہستہ سسکیاں بھر رہی تھی۔ اس نے ایک عورت کی دھیمی آواز

سُنی تو چونک کر اندھیرے میں بند دروازے کی طرف دیکھا۔ ماریا نے آہستہ سے کہا۔ "سارکا

"سارکا! میں تمہاری اجازت کے بغیر ہی اندر آ گئی ہوں۔ تم مجھ سے ڈرنا ہرگز نہیں۔ میں کوئی جن بھوت یا چڑیل نہیں ہوں۔ یقین کرو میں تمہاری دوست ہوں اور تمہاری مدد کرنے یہاں آئی ہوں۔"

سارکا حیران پریشان ہو کر پھٹی پھٹی نگاہوں سے اندھیرے میں اِدھر اُدھر تک رہی تھی۔ ماریا نے دھیمی آواز میں ایک بار پھر کہا۔

"مجھ سے آہستہ آواز میں بات کرنا۔ باہر پہرے دار نے سن لیا تو وہ اندر آ جائے گا۔ سنو! میرا نام ماریا ہے۔ تم یوں سمجھو کہ میں ایک نیک روح ہوں۔ اور اِدھر سے گزر رہی تھی کہ تمہارے رونے کی آواز سن کر اِدھر آ گئی۔ ویرانس نے تمہارے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ تمہاری باتیں بھی میں نے سن لی ہیں۔ میں نے تم سے اجازت اس لیے طلب کی تھی کہ تمہاری اجازت کے بغیر میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کیا تم مجھے اپنا دکھڑا سناؤ گی؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سارکا کو ماریا کی باتوں سے کچھ حوصلہ ہوا۔ اس نے کہا۔
"مگر ۔۔۔ مگر تم روح ہو تو تمہاری آواز عام عورتوں کی طرح کیوں ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"تم ان باتوں پر غور نہ کرو۔ بس مجھے اپنی دوست سمجھو اور بتاؤ کہ یہ سارا قصہ کیا ہے؟ اور یہ کون سا ملک ہے؟"

سارکا نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"نیک روح ماریا! یہ ملک قرطاجنہ ہے۔ اس ملک پر ملکہ صبا کی حکومت تھی۔ میں ملکہ صبا کی خاص کنیز سارکا ہوں۔ ملکہ صبا کی حکومت سے رعایا بہت خوش تھی۔ لوگ خوشحال تھے کہ شمال کی طرف سے ویرانس نام کے ایک ظالم حکمران نے حملہ کر دیا۔ اس کے پاس ہاتھیوں کی فوج تھی۔ اس نے ملکہ صبا کے ملک پر قبضہ کر لیا۔ وہ ملکہ صبا کو پکڑ کر قتل کر کے اس کا سر شہر کے دروازے پر لٹکانا چاہتا تھا۔ ملکہ صبا کو اس کا پتہ چل گیا تھا۔ بس اس نے مجھے ساتھ لیا اور ہم محل کی خفیہ سرنگ سے نکل کر باہر میدان میں آ گئیں۔ یہاں سے ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر رات کے اندھیرے میں صحرائی چٹانوں

کے غار کی طرف چل پڑیں۔ میں نے ملکہ کو صحرائی چٹانوں کے ایک خفیہ غار میں چھپایا اور دوسرے دن کچھ کھانے کو لینے کے لیے بھیس بدل کر شہر میں آئی تھی کہ ویرانس کے سپاہیوں نے مجھے پہچان لیا اور پکڑ کر ویرانس کے پاس لے گئے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ ملکہ صبا کہاں ہے؟ میں بھلا کیسے بتا سکتی تھی۔ میں نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں خود اپنی جان بچاتی پھر رہی ہوں۔ ویرانس کو یقین نہ آیا اور اس نے مجھے یہاں قید میں ڈال دیا۔ باقی جو کچھ ہوا وہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو۔"

ماریا نے پوچھا۔

"ملکہ صبا کب سے غار میں بند ہے؟"

سارکا نے کہا۔

"اسے غار میں چھپے دو دن ہو گئے ہیں۔ پانی کی چھاگل اس کے پاس تھی۔ مگر کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ خدا جانے ملکہ زندہ بھی ہو گی کہ نہیں۔"

اور سارکا آنسو بہانے لگی۔

"کل سے یہ ظالم میرا کھانا پینا بھی بند کر رہا ہے۔ مجھے اپنی زندگی کی پرواہ نہیں ہے۔ میں تو چاہتی ہوں کہ کسی طرح ملکہ صبا کو کچھ کھانے کو پہنچا دیا جائے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اے نیک روح ماریا! کیا تم اس سلسلے میں میری کچھ مدد کر سکتی ہو؟"

ماریا نے کہا۔

"سارکا! میں تمہیں بھی یہاں سے نکال کر لے جانا چاہتی ہوں۔ ہم ملکہ کے لیے کھانے کو بھی کچھ لے جائیں گے۔"

سارکا کہنے لگی۔

"تم مجھے یہاں سے کیسے نکال سکو گی۔ باہر سخت پہرہ لگا ہے۔ اس کے بعد سارے محل اور قلعے دروازوں پر سپاہی کھڑے ہیں۔"

ماریا بولی۔

"تم بھول گئی ہو کہ میں ایک روح ہوں۔ میں تمہیں یہاں سے نکال کر لے جا سکتی ہوں۔ اُٹھو۔ اور میرے کاندھے پر سوار ہو جاؤ۔"

سارکا جھجک گئی۔ وہ اپنی جگہ بیٹھی رہی اور جدھر سے ماریا کی آواز آ رہی تھی۔ اِدھر تکتی رہی۔ ماریا نے کہا۔

"اُٹھ کر میرے کاندھے پر بیٹھ جاؤ سارکا پھر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔"

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے

قسط نمبر ۱۵۸ خالی قبر، مُردہ نمائب پڑھیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کمپنی اور خلا میں

اے حمید

عنبر پبلی کیشنز
۱۲۔ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔۸